میری نماز کا علاج



مضامین ڈاکٹر عبدالشکور ساجد انصاری

بسم الله الرحمن الرحيم

اللھم صل وسلم وبارک وانعم واکرم علی شفیع الخلائق سیدنا ومولانا
محمد وعلی آلہ واصحابہ وعلینا معھم اجمعین برحمتک یاارحم الراحمین

حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عاجز کو مدینہ طیبہ میں اپنی نگاہ وپناہ میں رکھا ہوا ہے' یہ محض آپ کا کرم ہے۔حضور رحمۃ للعالمین (ﷺ) کی پیاری امت کے استفادہ کے لیے اس عاجز کی طرف سے دل کی گہرائیوں سے پیش کیا گیا تحفہ' نماز ہماری معراج۔تاجدارِ مدینہ علیہ التحیہ والسکینہ کی شفاعت کی آس میں:

افتخار احمد (مدینہ منورہ)

مفت کتاب حاصل کرنے کے لیے رابطہ فرمائیے:
سید ظفر حسین شاہ' پرنسپل المصطفیٰ قرآن اکیڈمی
ملک فضل حسین روڈ عقب سٹیٹ لائف بلڈنگ
بیرون چنیوٹ بازار' فیصل آباد
Cell # 0092 300 7216800

نماز

ہماری معراج

ڈاکٹر عبدالشکور ساجدؔ انصاری
(صدارتی ایوارڈ یافتہ سیرت نگار)

یا اللہ تیرا شکر ہے
''رحمتیں، برکتیں، وسعتیں''
ناشر: عدیل حق، محمد اجمل

کتاب	....	نماز ہماری معراج
مصنف	....	ڈاکٹر عبدالشکور ساجد انصاری
اشاعت	....	2013
کمپوزنگ	....	انس چوہدری
مطبع	....	
قیمت	....	

حق پبلی کیشنز

A-2 سید پلازہ، چیٹر جی روڈ اُردو بازار لاہور

فون: 33-042-37220631

0300-9422434

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
صلی اللہ علی النبی الامی وعلیٰ آلہ وسلّم تسلیما

اپنی بات

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے روا ہیں جس نے ہمیں اپنے خاص لطف وعنایت سے تخلیق کیا اور شرفِ انسانیت کے اعزاز سے فیض یاب کیا۔ بے حد وحساب درود وسلام ربِّ کائنات کے پیارے اور محبوب بندے اور ساری کائنات کے لیے رشد وہدایت کا پیکر بن کر تشریف لانے والی ذات جناب سیّدالعالمین امام الانبیاء سیّدنا ومولانا محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر، ان کی آل پر اور ان کے اصحاب پر۔

اللہ وحدہٗ لاشریک نے اس کائنات کو زیورِ تخلیق سے آراستہ کیا تو اس کے کوہ دامن کو سبزہ وگُل سے سرسبز وشاداب کر دیا۔ اس کے بحر وبر کو حسن وزیبائش کے تمام سامانوں سے سجا دیا اور اس کے افلاک کی وسعتوں کو کہکشاؤں اور رنگ ونور سے آراستہ کر دیا۔ پھر اس کائنات میں عقل وشعور کی دولت سے نوازتے ہوئے انسانوں اور جنّوں کو تخلیق کیا۔ جنّ وانس کی خلقت کا مقصد بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ. (الذریت:56)

ترجمہ:۔ ''اور میں نے جنّوں اور انسانوں کو صرف عبادت کے لیے پیدا کیا''

اللہ تعالیٰ نے بالوضاحت یہ بات بیان کر دی کہ جنوں اور انسانوں کو شرفِ خلقت عطا کرنے کا مقصد اس کائنات کی رنگینیوں اور آسائشوں میں کھو جانا نہیں ہے

بلکہ ذاتِ خالقِ کائنات جلّ جلالہ، کی عبادت ہے۔اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی تخلیق کا مقصد بیان کرتے ہوئے قرآنِ مجید میں مزید فرمایا:

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَo (البقرہ:21)

ترجمہ:۔''اے لوگو اپنے ربّ کی عبادت کرو، جس نے تمہیں اور ان کو جو تم سے پہلے تھے پیدا کیا اس لیے کہ تم متقّی بن جاؤ''۔

پس ثابت ہوا کہ انسان کی تخلیق کا اولین مقصد یہ ہے کہ وہ تمام تر جسمانی، روحانی صلاحیتوں اور قوتوں کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری میں صرف کرے اور سرِ تسلیم خم کرتے ہوئے اس کی رضاو خوشنودی کے حصول کے لیے کوشاں رہے۔

آیئے دیکھیں عبادت کا مطلب کیا ہے۔ایک بزرگ علامہ میر سیّد شریف نے لکھا ہے۔

''نفس کی خواہش کے خلاف، اپنے ربّ کی تعظیم کے لیے بندے کا کوئی کام کرنا عبادت ہے۔عہد کو پورا کرنا، اللہ کی حدود کی حفاظت کرنا، جو مل جائے اس پر راضی رہنا اور جو نہ ملے اس پر صبر کرنا عبودیت ہے''۔(کتاب التعریفات:ص:63)

ایک اور اسکالر علامہ سیّد زبیدی لکھتے ہیں:

''عبادت کا مطلب ہے طاعت، بعض آئمہ نے کہا کہ عبودیت کا اصل ذلت وخشوع ہے۔دوسرے آئمہ نے کہا عبودیت کا معنی ہے ربّ کے فعل پر راضی ہونا، اور عبادت کا معنی ہے ایسا فعل کرنا جس سے ربّ راضی ہو''۔(تاج العروس)

پس عبادت کا مفہوم یہ ہے کہ نہایت انکساری اور عاجزی کے ساتھ سرِ تسلیم خم کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بزرگی، برتری اور کبریائی کا اقرار کرنا اور اس کے تمام احکامات کو اس کی رضا اور خوشنودی کی خاطر بجالانا اور جن کاموں سے منع کرے ان

سے رک جانا۔سوال پیدا ہوتا ہے کہ عبادت صرف اللہ تعالیٰ کی ہی کیوں کی جائے۔اس کا جواب مفسرِ قرآن علامہ غلام رسول سعیدی نے بہت احسن انداز میں لکھا ہے۔

''اللہ کے سوا اور کوئی الہٰ (عبادت کا مستحق) نہیں ہے۔اس لیے ہم اس کی عبادت کرتے ہیں اور کسی کی عبادت نہیں کرتے۔اوراس کی یہ توجیہہ بھی کی گئی ہے کہ عبادت نہایت تعظیم ہے اور نہایت تعظیم اسی کی کی جائے گی،جس نے بے شمار نعمتیں دی ہوں اور چونکہ تمام نعمتیں اسی کی دی ہوئی ہیں،اس لیے عبادت بھی اسی کی کی جاتی ہے۔دیکھئے اللہ تعالیٰ ہم کو عدم سے وجود میں لایا،جہل سے نکال کر علم عطا فرمایا،پھر تمام زمین،آسمان،سیارگان،جمادات،نباتات اور حیوانات کو ہمارے نفع کے لیے مسخر کر دیا۔

قَدْ خَلَقْتُکَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَکُ شَیْئًاo(مریم:9)

ترجمہ:۔''اور بے شک میں نے تم کو اس سے پہلے پیدا کیا،حالانکہ تم کچھ بھی نہ تھے''۔

وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْئًا ۙ وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ. (النحل:78)

ترجمہ:۔''اور اللہ نے تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹ سے پیدا کیا،حالانکہ تمہیں کسی چیز کا علم نہ تھا اور تمہارے کان،آنکھیں اور دل بنائے تاکہ تم شکر بجالاؤ''۔

وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَo (الجاثیہ:13)

ترجمہ:۔''اور جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمینوں میں ہے،سب کو اس نے اپنی طرف سے تمہارے نفع کے لیے مسخر کر دیا۔اس سے بڑا اور کیا انعام ہو گا تو

اس کے سوا اور کون عبادت کا مستحق ہوگا‘‘۔

مجھے یہاں لکھنے میں عار نہیں کہ یہ سب نعمتیں ایک جانب اور اللہ کے رسول سیّد العالمین سیّدنا محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت میں ہمیں رشد و ہدایت کی دولت سے مالا مال کرنا سب سے بڑی نعمت اور احسانِ ربّانی ہے۔جس کا تذکرہ خود اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں کیا ہے۔(تبیان القرآن:ج:1:صفحہ:189)

لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِھِمْo(آل عمران:164)

ترجمہ:۔’’بے شک اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر بڑا احسان فرمایا کہ ان میں انہی میں سے (عظمت والا) رسول بھیجا‘‘۔

ان سب انعامات اور عنایات کے عطا ہونے پر لازم ہے کہ اللہ جلّ جلالہ کی عبادت اور بندگی کی جائے۔عبادت جسم کی بھی ہوتی ہے اور قلب و روح کی بھی۔

جسم کی عبادت نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ، اعتکاف، جہاد فی سبیل اللہ وغیرہ ہیں جبکہ روحانی عبادت اخلاص، تقویٰ، انکساری، خشوع و خضوع جیسے احساسات پر مبنی ہے۔جسمانی عبادت کا مطلب یہ نہیں کہ صرف نماز، حج، روزہ وغیرہ پر ہی اکتفا کی جائے بلکہ اخلاص، تقویٰ اور نیک نیتی سے کیا جانے والا ہر عمل عبادت ہے، خواہ اس کا تعلق بندے کی اپنی ذات سے ہو یا معاملہ دوسرے کے ساتھ تعلق اور حسنِ سلوک کا ہو۔نماز ان سب عبادات میں اولین اہمیت کی حامل ہے۔نماز اگرچہ جسمانی عبادت ہے لیکن روحانی طور پر اخلاص، عاجزی اور خشوع و خضوع اسے مرتبۂ کمال پر پہنچا دیتے ہیں۔

نماز کی اسی اہمیت اور فضیلت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے میں نے یہ عاجزانہ کاوش کی ہے کہ نماز کے حوالے سے ایک مختصر مگر جامع کتاب مرتب کی جائے۔میں

اس میں کہاں تک کامیاب ہوا ہوں، یہ قارئین بہتر جانتے ہیں۔ میں نے فقہی مسائل کے حوالے سے ذاتی مضمون لکھنے کی بجائے عالمِ اسلام کے دو ممتاز علماء کرام علامہ سیّد شاہ تراب الحق قادری مدّ ظلہ العالی اور علامہ صاحبزادہ عطاء المصطفیٰ نوری مدّ ظلہ العالی کی تحریروں کو شکریہ کے ساتھ شاملِ کتاب کرنے کا اہتمام کیا ہے تاکہ کسی قسم کی لغزش یا غلطی کا احتمال نہ ہو۔اس کے لیے میں دونوں ذی احتشام بزرگوں کا شکرگزار ہوں اور ان کی درازئ عمر کے لیے دعا گو ہوں۔ جن دیگر احباب کا شکریہ مقصود ہے ان میں محترم اصغر نظامی، محترم عدیل حق اور محترم محمد افتخار (حال مقیم مدینہ منورہ) شامل ہیں۔ خاص طور پر افتخار بھائی کی خواہش، حوصلہ افزائی اور مالی معاونت اس کتاب کی اشاعت کا باعث بنی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب سیّدنا محمد مصطفیٰ صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے صدقے میں ان سب احباب اور قارئین کرام اور مجھ ناچیز کو حضور کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین

اس دعا اور آرزو کے ساتھ اجازت چاہتا ہوں۔

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر
روزِ محشر عذرہائے من پذیر
گر حسابم را تو بینی نا گزیر
از نگاہِ مصطفیٰ پنہاں بگیر

والسّلام

ڈاکٹر عبدالشکور ساجد انصاری

فیصل آباد

21۔ ربیع الاوّل 1434ھ

3۔ فروری 2013ء

نماز کی فضیلت واہمیت

نماز کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ یہ کائنات میں عقیدۂ توحید کے بعد سب سے بڑی حقیقت ہے۔جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے خود قرآن پاک میں 70 بار حکم فرمایا ہے۔نبی اکرم شفیعِ معظّم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اہمیت واضح کرنے کے لیے اِسے اسلام کا ستون قرار دیا ہے۔ظاہر ہے ستون کے بغیر عمارت کھڑی نہیں رہ سکتی۔یعنی نماز ہے تو دین ہے ورنہ سب کچھ صفر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس کائناتِ ہست و بود کو تخلیق کیا تا کہ وہ پہچانا جائے۔نماز اس کی پہچان کا اہم ترین ذریعہ ہے۔اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو رنگا رنگ نعمتوں سے سجایا تا کہ اس کی محبت کا اظہار ہو۔نماز اس سے محبت کا اظہار کرنے اور اس سے پیار کرنے کا آسان ذریعہ ہے۔جس میں نہ تو جسم کٹانا پڑتا ہے، نہ لہو بہانا پڑتا ہے اور نہ مال ومتاع قربان کرنا پڑتا ہے۔پھر بھی محبت والفت کا اظہار خوب ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان گنت عنایات سے نوازا ہے اور اس کی عنایات کا سلسلہ ہر لمحہ جاری ہے، ہماری ایک ایک سانس اللہ تعالیٰ کی عنایات کی مظہر ہے۔نماز اس کی اِن بے پایاں عنایات کا ایک ہلکا سا تشکّر ہے اور سر جھکا کر ہم اس کا شکرانہ ادا کرتے ہیں۔اور اس کے آگے سرِ تسلیم خم کر کے اپنی بندگی کا اظہار کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ قدم قدم پر اپنی رحمتوں اور دنیاوی خوشیوں سے ہمیں نوازتا ہے۔جس پر اس کی تعظیم ہم پر لازم ہے۔نماز اِسی تعظیم وتکریم کا اظہار ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس کائنات اور عالمِ رنگ و بو کو حسن و زیبائی اور آرائش وزیبائش سے سنوارا ہے۔ جو ہمارے دلوں کو خوب لبھاتی ہے۔ نماز اس حسن و جمال کی دادو تحسین ہے جو اِسی طرح خوبصورتی اور کمال سے ادا کی جانی چاہیے۔

یہ کائنات اور اس کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ اور اسی کی ذات وصفات کی مظہر ہے جس نے اکیلے ہی یہ نظام تشکیل دیا ہے۔ اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ نماز اس کی توحید، اور لاشریک ذات کی بندگی کا اظہار ہے کہ ہم دن میں پانچ بار یہ اقرار کرتے ہیں کہ سب تعریفیں تیرے لیے ہیں اور ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں۔

نماز ہی وہ حقیقی کام ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا ہے اور یہ بندگی اور عبادت کا اہم اظہار ہے۔

نماز بندہ کی جانب سے اللہ تعالیٰ کا اظہارِ تشکّر اور حمد وثنا کا معمولی نذرانہ ہے جس نے اُسے عدم کے اندھیروں سے وجود کی روشنی عطا کی۔ اور اسے ایک بے جان پودے یا ناسمجھ جانور یا بے جان پتھر بنانے کی بجائے اُسے اشرف المخلوقات یعنی سب مخلوقات میں سے سب سے زیادہ عزّت وشرف کا حامل بنایا اور اس کے سر اپنی خلافت کا سہرا سجایا۔

نماز زادِراہ ہے جو بندہ اپنے ساتھ اپنی قبر میں لیکر جاتا ہے اور منبعِ نور ہے جو روزِ حشر اس کے نامۂ اعمال کو روشن کرے گا۔ یا یوں کہہ لیں کہ نماز اس دنیا میں روحانی قوت ہے، عالمِ برزخ کے لیے نور کا ہالہ ہے، روزِ آخرت میں نجات کا پروانہ ہے اور پُل صراط پر مثلِ براق ہے۔

نماز روز بروز عقیدہ کی پختگی ایمان کی حلاوت کا سبب بنتی ہے۔

نماز اللہ تعالی کی کبریائی کو دلوں میں راسخ کرتی ہے۔

نماز دلوں کو اللہ کی جانب متوجّہ کرتی ہے اور اس کے نظامِ حیات کو اپنانے کی ترغیب دیتی ہے۔

نماز کائنات اور مخلوقات کے ساتھ ہم آہنگی کا ذریعہ ہے کہ کائنات کی ہر چیز اور عالمِ ہست و بود کی ہر مخلوق اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتی ہے، اس کی تسبیح پڑھتی ہے تو بھلا بندۂ عاجز کیوں نہ اپنے ربّ کی تسبیح وتہلیل کرے اور اس کے سامنے سربسجود ہو۔

نماز معاشرے میں یگانگت، اتحادّ، رواداری، برداشت، مساوات اور باہمی محبت و اخوت کا درس دیتی ہے۔ اور معاشرے میں طہارت، پاکیزگی، نیکی اور تقویٰ کا سبب بنتی ہے۔

نماز اظہار ہے بندے کی جانب سے اپنی اطاعت و بندگی کا اپنے مخلوق ہونے، عبادت گزار ہونے، عاجزی کا، نامکمل اور فانی ہونے کا اور اپنے خالق کے لطف وعطا پر انحصار کرتے رہنے کا۔ گویا نماز علامت ہے سرِ تسلیم خم کرنے کا۔

نماز ایک حسین گلدستہ ہے تمام عبادات کا۔ بعض مقامات پر اور بعض اوقات نماز اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اور سربلندی کا اعلان ہے۔ اور منکرین کو اللہ تعالیٰ کی جانب متوجہ کرنے کا ذریعہ ہے۔

نماز مومن کی معراج ہے اور اللہ تعالیٰ سے قرب کا ذریعہ ہے۔ اللہ اکبر کہتے ہوئے بندہ اپنے اللہ کی جانب ایک اور قدم آگے بڑھتا ہے اور اپنے خالق کے قریب ہوتا ہے۔

نماز خالق سے تنہائی میں راز و نیاز کی باتیں کرنے، اپنے اخلاص کا اظہار کرنے اور بندے اور خالق کے درمیان انتہائی لطیف رابطہ اور بے مثال تعلق کا نام ہے۔

نماز مادی دنیا کی ہر نعمت اور آسائش کو ٹھکرا کر فقط ایک ہمیشہ رہنے والی ذات

سے ناطہ جوڑ لینے کا ذریعہ ہے۔

نماز اس دنیا کی بے ثباتی، ناانصافی، بے اعتدالی اور چھینا جھپٹی سے ستائے ہوئے بندوں کے لیے اپنے خالق و مالک کے حضور آکر پناہ لینے اور اس کی بارگاہ میں دادرسی پانے اور اس کے روبرو درد و غم سے بھرے دل کی آہوں اور سسکیوں سے اپنا غم ہلکا کر کے اس کی تلافی چاہنے کا نام ہے۔

نماز روح کی غذا، دل کا سکون اور آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

نماز ایک ایسا حسین خوشنما گلدستہ ہے جس میں عبادت کے ہر رنگ اور خوشبو کے حامل پھول مہکتے ہیں۔ایک ایسی کہکشاں ہے جس میں اسلامی عبادات کا ہر نور دمکتا ہے۔آیئے ملاحظہ فرمایئے:

عقیدۂ توحید و رسالت ایمان کا اولین ستون ہے۔نماز میں تکبیر تحریمہ اللہ اکبر سے لے کر السّلام علیکم ورحمۃ اللہ تک بار بار اس عقیدہ کا اعلان اور تکرار ہوتا ہے۔

اپنے مال میں سے کچھ حصہ ادا کرنا زکوٰۃ ہے جو اسلام کا اہم ستون ہے۔ نماز میں بندہ اپنے قیمتی وقت اور نازک بدن کی قربانی دیتا ہے۔ یہ گویا بدن کی زکوٰۃ ہے۔

حج بیت اللہ میں خانۂ کعبہ کا طواف کیا جاتا ہے۔نماز میں بندہ اپنا رُخ خانہ کعبہ کی طرف کرتا ہے۔ گویا یہ نماز حج کی طرف اشارہ ہے۔

نماز میں بندہ کھانے پینے سے اجتناب کرتا ہے اور نفسانی خواہشات پر قابو رکھتا ہے۔ یہ لوازمات ہیں روزے کے۔ جو اسلام کا اہم رکن ہے۔ گویا نماز کی ادائیگی کے دوران روزہ بھی شامل ہو جاتا ہے۔

قرآن کریم کی تلاوت بہت فضیلت کی حامل ہے۔ یہ تلاوتِ قرآن پاک نماز کا لازمی حصہ ہے۔

کائنات کی ہر چیز خواہ جاندار ہے یا بے جان، اللہ پاک کی تسبیح وتحمید کرتی ہے۔نماز میں سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر اور فاتحہ سب اللہ تعالیٰ کے ذکر کا مظہر ہیں۔

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پر صلوۃ وسلام حکم ربی اور عشقِ رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کا اظہار ہے۔ان کے بغیر نماز کامل نہیں ہوتی۔

نماز کا اختتام مومنوں پر سلامتی بھیجنے سے ہوتا ہے۔ یہ حقوق العباد کی ادائیگی کا مظہر ہے۔گویا نماز کا آغاز تو اللہ تعالیٰ کی کبریائی کے اعلان سے ہوتا ہے اور اختتام مسلمان بھائیوں پر سلام کہنے سے اور ان کی خیرخواہی چاہنے سے ہوتا ہے۔

نماز تمام مخلوقات کی عبادات کے انداز اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے، پودے، بیل بوٹے اور پھلدار شاخیں زمین پہ جھکی ہوئی ہوتی ہیں۔گویا وہ اللہ تعالیٰ کو سجدہ کر رہی ہیں۔ پتھر، درخت، پہاڑ سب کھڑے ہوتے ہیں۔ گویا قیام کی حالت میں ہیں۔ جانور کمر کو جھکائے رکوع کر رہے ہوتے ہیں اور فرشتے اللہ تعالیٰ کے ذکر میں محو ہوتے ہیں۔ یہ سب حالتیں نماز میں پائی جاتی ہیں۔

نماز میں اپنے مسلمان بھائیوں اور والدین کے لیے رحمت، بخشش اور سلامتی اور مغفرت کی دعا شامل ہے جو ایک وسیع تناظر میں اسلامی معاشرے میں رواداری، محبت اور پیار کے فروغ کا ذریعہ ہے۔

نماز تقویٰ اور اخلاص سے آراستہ ہے۔خوفِ خدا اور خشیتِ الٰہی اس کا لازمی حصہ ہے۔تساہل، لاپرواہی اور ریاکاری سے پڑھی جانے والی نماز اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔الغرض نماز میں قلبی کیفیات اور باطنی طہارت کے یہ رنگ بھی شامل ہیں۔

نماز برائی اور بے حیائی سے بچاتی ہے۔معاشرتی پاکیزگی اور سماجی طہارت کا یہ پہلو نماز کا اہم جزو ہے۔اگر بندہ کی معاشرت میں یہ رنگ نمایاں نہیں تو پھر ایسی نماز کا فائدہ نہیں۔

تمام برے کاموں سے بچنا،شیطانی خیالات اور نفسانی خواہشات سے اپنے دامن کو محفوظ رکھنا اور اپنے نفس سے جہاد کرنا اسلامی عبادات کا اہم حصہ ہے۔نماز میں یہ سب شامل ہے۔

مسجد میں داخل ہو کر نماز ادا کر کے باہر آنے تک بندہ اعتکاف کی حالت میں ہوتا ہے۔جو رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی اہم ترین عبادت ہے۔نماز پڑھنے والا اخلاقی طور پر اس عبادت کا لطف اور ثواب لے لیتا ہے۔

نماز میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور رحمتوں کا بیان ہے،اپنے گناہوں سے توبہ کی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کی جاتی ہے۔ایسی عبادت اور ذکر کرنے کی تاکید تو ہر لمحہ ہے۔

مراقبہ،مجاہدہ اور اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہونا نماز کا جزو ہے۔یہ کیفیات وہ ہیں جن کی تلقین صوفیاء کرتے ہیں بلکہ بعض دیگر مذاہب میں اس کی بہت اہمیت ہے۔

الغرض نماز تمام عبادات کا حسین امتزاج ہے۔

آیئے ملاحظہ فرمایئے کہ قرآنِ مجید اور احادیثِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء میں نماز کی اہمیت اور فضیلت کا تذکرہ کس انداز میں آیا ہے۔ہم یہاں چند منتخب آیاتِ قرآنی اور احادیثِ مبارکہ پیش کر رہے ہیں:

☆ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ.

(البقرہ:73)

ترجمہ: اور صبر اور نماز سے مدد چاہو اور بے شک نماز ضرور بھاری ہے مگر ان پر (نہیں) جو دل سے میری طرف جھکتے ہیں۔

☆ حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۗ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ.

(البقرہ:238)

ترجمہ: نگہبانی کروسب نمازوں کی اور بیچ کی نماز کی اور کھڑے ہواللہ کے حضور ادب سے۔

☆ فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ج فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ج اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا. (النساء:103)

ترجمہ: پھر جب تم نماز پڑھ چکو تو اللہ کو یاد کرو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے۔ پھر جب مطمئن ہو جاؤ تو حسب دستور نماز قائم کرو۔ بے شک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا (مقررہ اوقات میں) ہوا فرض ہے۔

☆ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ. الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ. وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ. (المؤمنون:9,2,1)

ترجمہ: بے شک مراد کو پہنچے ایمان والے جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں......اور وہ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں۔

☆ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ط اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ط ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ. (ہود:114)

ترجمہ: اور نماز قائم رکھو۔ دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کو۔

☆ وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ط كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ. (الاعراف:29)

ترجمہ: اور اپنے منہ سیدھے کرو ہر نماز کے وقت اور اس کی عبادت کرو نرے (خالص) اسکے بندے ہوکر، جیسے اس نے تمہارا آغاز کیا ویسے ہی پلٹو گے۔

☆ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ. (الروم:31)

ترجمہ: اور نماز قائم رکھو اور تم مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ۔

☆ مَا سَلَکَکُمْ فِیْ سَقَرَ. قَالُوْا لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ.
(المدثر:42،43)

ترجمہ: (جنتی لوگ مجرموں سے سوال کریں گے) تم کو کس چیز نے دوزخ میں داخل کر دیا؟ وہ کہیں گے ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہ تھے۔

☆ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کسی شخص اور اس کے کفر اور شرک کے درمیان نماز کو ترک کرنا ہے۔ (یعنی نماز کو ترک کرنا کافروں اور مشرکوں کا کام ہے)۔ (صحیح مسلم: ج ا۔ص:٦١)

☆ حضرت عثمان بن ابی العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس دین میں نماز نہ ہو اس میں کوئی خیر نہیں۔ (مسندِ احمد)

☆ حضرت اُمّ سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ جس بیماری میں رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی، اس میں آپ بار بار فرماتے تھے، نماز اور غلام۔ (سننِ ابنِ ماجہ)

☆ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بندہ سے قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ اگر وہ مکمل ہوئی تو مکمل لکھی جائے گی اور اگر اس میں کچھ کمی ہوئی تو کہا جائے گا دیکھو کیا اس کی کچھ نفلی نمازیں ہیں۔ جن سے اس کی فرض کی کمی کو پورا کر دیا جائے، پھر باقی اعمال کا اسی طرح حساب لیا جائے گا۔ (سننِ نسائی)

☆ عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے داداؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سات سال کی عمر میں اپنے بچوں کو نماز پڑھنے کا حکم دو اور دس سال کی عمر میں ان کو مار مار کر ان سے نماز پڑھواؤ اور ان کے بستر الگ الگ کر دو۔ (سننِ ابوداؤد)

☆ ابووائل بیان کرتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسیؓ نے فرمایا جب بندہ نماز پڑھتا ہے تو اس کے سر کے اوپر اس کے گناہ جمع ہو جاتے ہیں اور جب وہ سجدہ کرتا ہے تو گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جس طرح درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔
(جامع الاحادیث الکبیر)

☆ حضرت عبادہ بن الصامتؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں جس نے اچھی طرح ان کا وضو کیا اور ان نمازوں کو ان کے وقت میں پڑھا اور ان کے رکوع اور خشوع کو مکمل کیا، تو اللہ تعالیٰ نے (اپنے کرم سے) اس کو بخشنے کا ذمّہ لیا ہے اور جس نے ایسا نہیں کیا تو اس کا اللہ تعالیٰ پر کوئی ذمّہ نہیں۔ اگر وہ چاہے تو اس کو بخش دے اور چاہے تو اس کو عذاب دے۔ (سننِ ابوداؤد، مسند احمد)

❁❁❁❁❁

قیام الصلوٰۃ کے آداب

نماز کی باقاعدہ ادائیگی کے لیے کچھ ایسے آداب ہیں ۔جن کو ملحوظِ خاطر رکھا جانا ضروری ہے۔اس طرح آپ کی نماز ایک عام عبادت سے بڑھ کر قربِ الٰہی کا ذریعہ بننے والی عبادت بن جائے گی۔اور آپ کو نماز کے دوران اُس حلاوت اور لُطف کا احساس ہوگا کہ جس کے آگے دنیا کی لذتیں ہیچ نظر آئیں گی۔۔آیئے چند ایسے ہی آداب کا ذکر کریں تا کہ آپ کی نماز معراج کا درجہ پاسکے:

ا۔ نماز میں جب بندہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو تو دنیا کی تمام لذتوں ،آرائشوں اور نفسانی خواہشوں کو خیر باد کہہ کر حاضر ہو۔گویا دنیا داری کے معاملات سے کنارہ کشی اختیار کرو اور یکسوئی کا دامن تھام کر اللہ تعالیٰ سے رابطے میں آجاؤ۔

؎ جب ہاتھ اٹھائے باندھ کے نیت تو یہ سمجھ
دونوں جہاں سے ہاتھ اٹھایا نماز میں

اس حوالے سے یہ بات پیش نظر رہے کہ اگر بھوک لگی ہو اور نماز کا وقت بھی ہو تو ترجیح کھانے کو دی جائے۔جیسا کہ حدیثِ پاک کا مفہوم ہے۔’’اگر نماز اور کھانا دونوں تیار ہوں تو پہلے کھانا تناول کرو‘‘۔یہ اس لیے ہے کہ نماز کی یکسوئی میں خلل واقع نہ ہو۔

۲۔ نماز دراصل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کا نام ہے۔یہ حاضری اس انداز میں

ہونی چاہیے کہ بندہ دنیاداری اور اس کے تمام معاملات کو ایک طرف رکھ کر نماز کے مخصوص وقت میں صرف اپنے خالقِ حقیقی سے ملاقات کا تصور ذہن میں رکھے۔اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ پانچ وقت کی حاضری آہستہ آہستہ حضوری کا درجہ پالے گی۔یوں مقصدِ حیات حاصل ہو سکے گا۔حدیثِ پاک میں اسی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔کہ نماز ایسے ادا کرو گویا تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو ورنہ یہ سمجھ لو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔(بخاری شریف)

۳۔یوں تو اللہ تعالیٰ کا خوف بندہ کے ذہن میں ہر وقت رہنا چاہیے لیکن نماز کے دوران خوفِ خدا کی فراوانی اس قدر ہو کہ جسم کا رواں رواں خوفِ خدا سے کانپنا چاہیے۔اور خشیتِ الٰہی اس قدر زیادہ ہونی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی جلالت، اس کی قہاریت اور اس کے عذاب اور حساب کتاب کا تصور کر کے جسم کانپ رہا ہو۔لب خشیتِ الٰہی سے کپکپا رہے ہوں۔اس کیفیت کو جسم اور جاں پر طاری کر کے جب نماز ادا کی جائے گی تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کا ایک ایک لفظ اور دعا کا ایک ایک حرف اس ذاتِ پاک کے حضور مقبول ومنظور ہوگا۔

۴۔نماز کوئی معمولی یا رسمی عبادت نہیں بلکہ یہ وہ تحفہ ہے جو نبی آخرالزماں سرورِ کون ومکاں ﷺ کو معراج کے موقع پر عطا کیا گیا۔اس لیے نماز کو مومن کی معراج کہا گیا ہے۔جس طرح معراج کے موقع پر نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوا اسی طرح بندۂ مومن بھی نماز میں اللہ تعالیٰ سے محوِ گفتگو ہوتا ہے۔لہٰذا نماز کی ادائیگی اپنی معراج سمجھ کر ادا کرنی چاہیے۔

۵۔نماز میں مکمل اخلاص اور للّٰہیت نہایت ضروری ہے۔نماز صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے اور اسی کے لیے ادا ہونی چاہیے۔دنیا داری، دکھلاوے یا ریا کاری کا تھوڑا سا عنصر بھی نماز کو غارت کر سکتا ہے۔جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے۔''تباہی ہے ان

نمازیوں کے لیے جو اپنی نمازوں سے غافل ہیں اور جو دکھاوا کرتے ہیں‘‘۔

(سورہ الماعون)

٦۔ تقویٰ، خوفِ خدا اور خشیتِ الٰہی یہ سب نماز کے اہتمام میں بنیادی آداب ہیں لیکن اس سے یہ مطلب نہ اخذ کرلیا جائے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات صرف قہاری اور جبروتی صفات کا اظہار کرتی ہے۔ بلکہ وہ ذات تو سب سے پہلے رحمٰن و رحیم ہے، پردہ پوشی کرتی ہے، ندامت اور توبہ کہ قبول کرتی ہے۔ اس کی رحمت کا دریا ہر وقت ٹھاٹھیں مارتا ہے اور وہ اپنے بندوں پر اپنا فضل و کرم نچھاور کرنے کے لیے ہر وقت تیار رہے۔ خود اس کا فرمان ہے۔ "لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ" (الزمر:53) یعنی اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ گویا نماز پڑھتے ہوئے اللہ کی رحمت کا طلبگار رہنا چاہیے۔ اور یہ بات ذہن میں رکھیں کہ اس کی رحمت اس کے غضب پر حاوی ہے۔ اور ہمارے ندامت بھرے آنسو دیکھ کر اس کی رحمت کا دریا جوش پر آجاتا ہے۔

٧۔ انسان خطا کا پتلا ہے۔ وہ صبح سے شام تک، گھر سے دفتر تک ہر وقت اور ہر مقام پر غلطیوں کا ارتکاب کرتا رہتا ہے۔ لیکن اگر وہ اپنے گناہوں پر نادم ہو کر اللہ تعالیٰ سے توبہ استغفار کرتا ہے تو پھر اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ حدیثِ مبارکہ ہے ’’سیّدنا عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ’’اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جیسے کوئی آدمی کسی پُرخطر منزل پر ٹھہرے۔ اس کے پاس سواری ہو، جس پر کھانے پینے کی چیزیں لدی ہوں۔ وہ اپنا سر رکھ کر سو جائے۔ جب بیدار ہو تو اس کی سواری کہیں جا چکی ہو، پھر گرمی اور پیاس کی شدت اُسے ستائے یا جو اللہ نے چاہا اس نے کہا کہ میں اپنی جگہ کی طرف لوٹ جاتا ہوں۔ چنانچہ وہ واپس لوٹتا اور سو جاتا ہے۔ جب

بیدار ہوکر سر اٹھاتا ہے تو اس کی سواری پاس ہوتی ہے۔(بخاری: کتاب الدعوات)
لہٰذا اپنی غفرت اور بخشش اور اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی کا تصور ذہن میں رکھ کر نماز کی ادائیگی کا اہتمام کرنا چاہیے۔

۸۔نماز کے آداب اوراس کے اہتمام میں خشوع وخضوع اسی صورت میں آسکتا ہے کہ جب نمازی کو دورانِ نماز ادا کیے جانے والے کلمات اورسورتوں کے مطالب ومعانی کا ادراک ہو۔وہ جو تلاوت کررہا ہے،اس کے مفہوم سے بھی آگاہ ہو۔تبھی اسے پتہ چلے گا کہ وہ اپنے خالقِ حقیقی سے کیا گفتگو کررہا ہے۔اوراس سے کیا کیا طلب کررہا ہے۔لہٰذا نمازی کو تلاوت کی جانے والی سورتوں کے ترجمہ وتفسیر سمجھنے کے لیے تگ ودو کرتے رہنا چاہیے۔اس طرح سے ادا کی گئی نماز کا لطف اور ہی ہوتا ہے۔

۹۔ نماز کی توفیق اللہ تعالیٰ کا خاص انعام اور رحمت ہے۔جو لوگ تسلسل سے قیام الصّلوٰۃ کا اہتمام کرتے ہیں۔انہیں اس بات پر اللہ تعالیٰ کا ہمیشہ شکر ادا کرتے رہنا چاہیے کہ اس نے اس خوبصورت عبادت کی ہمت،استطاعت اور توفیق بخشی۔ایسا نہ ہو کہ نماز قائم کرتے کرتے بندہ کا ذہن تکبر اور غرور سے خراب ہو جائے اور وہ اس معمول کی عبادت کو ریا کاری اور دکھلاوے کا رنگ دے دے اپنے آپ کو اللہ کا مقرب سمجھے اور دوسروں کو گنہگار یا جہنمی تصور کرے۔یہ ایمان کو تباہی کی طرف لے جانے والی بات ہے۔لہذا نماز کی ادائیگی کے وقت،تکبر،رعونت اور ریا کاری جیسی بدخصلتیں دماغ سے جھٹک کر نماز ادا کریں۔اور یہ دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس ناقص نماز کو قبول فرمالے۔ورنہ ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز یہ عبادت ہمارے منہ پر دے مارے۔اللہ تعالیٰ ہمیں ریا کاری،دکھلاوے اور تکبر سے محفوظ رکھے۔آمین

۱۰۔نماز کی ادائیگی میں ایک تسلسل، ربط اور دوام ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ پانچ وقت کی نمازوں کا ادا کرنا ہم پر فرض ہے۔اور اس کی ادائیگی میں کوتاہی اور غفلت ہماری ہلاکت کا سبب بن سکتی ہے۔کبھی نماز پڑھ لینا اور کبھی چھوڑ دینا، یا جمعہ اور عیدین وغیرہ کی نماز پر ہی اکتفا کرنا یہ نماز کے ساتھ مذاق ہے۔اس سے بچنا چاہیے اور نماز میں دوام اور ہمیشگی لائیں۔ کہ یہی ایمان کا تقاضا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کا عملی مظاہرہ ہے۔

اللہ والوں کی نماز

اللہ والے کہتے ہیں کہ نماز اس شخص کی طرح پڑھنی چاہیے جسے یقین ہو کہ یہ اس کی زندگی کی آخری نماز ہے۔حضرت حاتم بلخیؒ سے کسی نے پوچھا، آپ نماز کیسے پڑھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا،’’ جب نماز کا وقت ہوتا ہے تو اچھی طرح وضو کر کے جائے نماز پر اطمینان سے کھڑا ہو جاتا ہوں اور یہ تصور کرتا ہوں کہ کعبہ میرے سامنے ہے، جنت میرے دائیں طرف اور دوزخ میرے بائیں طرف ہے اور میں پل صراط پر کھڑا ہوں، اور میں سمجھتا ہوں کہ موت کا فرشتہ میرے سر پر ہے اور یہ میری زندگی کی آخری نماز ہے۔ پھر میں نہایت عاجزی سے اللہ اکبر کہتا ہوں، معانی کو ذہن میں رکھ کر تلاوت کرتا ہوں اور نہایت خشوع و خضوع سے نماز ادا کرتا ہوں پھر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اس کے قبول ہونے کی امید رکھتا ہوں اور اپنے اعمال کے ناقص ہونے کی وجہ سے اس کے ٹھکرا دیے جانے کا خوف کرتا ہوں‘‘۔اللہ اکبر!

یہ ہے اللہ والوں کی نماز ! باری تعالیٰ ہمیں اولیاءِ کرام کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

❁❁❁❁❁

نماز کے روحانی اور معاشرتی فیوض و برکات

ا۔ نماز بندۂ مومن کے دل میں تقویٰ کی شمع روشن کرتی ہے۔جس سے اس کے ظاہر وباطن میں خوفِ خدا کی جھلک دکھائی دینے لگتی ہے۔اس کے دل میں نیک کام کرنے اور برے کاموں سے اپنا دامن بچانے کی تمنا جوان ہوتی رہتی ہے۔اور یوں اس کی زندگی اس رنگ میں ڈھل جاتی ہے۔جو رضائے الٰہی کے حصول کا ذریعہ بنتی ہےاوراسے دوزخ سے دوراور جنت کی لازوال نعمتوں کا حقدار بنادیتی ہے۔

۲۔ روزِمحشر سب سے پہلے جوسوال کیا جائے گا وہ نماز کے متعلق ہی ہوگا۔میدانِ حشر میں جوابدہی کا احساس بندہ مومن میں راسخ ہوتا جاتا ہے۔نماز کی ادائیگی سے بندہ کوشاں رہتا ہے کہ اس کی یہی ٹوٹی پھوٹی اور نامکمل سی عبادت قیامت میں اس کے منہ پر نہ ماردی جائے۔لہٰذا یہ احساس نماز کو احسن انداز میں قائم کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔پانچ وقت کا یہ احساسِ جوابدہی عملی زندگی میں بھی اعمال کو رضائے الٰہی کے حصول کا ذریعہ بنانے کی راہ سمجھاتا ہے۔

۳۔بندہ جب تکبیرتحریمہ کہہ کرنماز میں مشغول ہوجاتا ہےتو پھرگویا وہ دنیااوراس کے بکھیڑوں سے آزاد ہوکراپنے خالق و مالک اور پروردگار سے رابطہ قائم کرلیتا

ہے۔اس کا تعلق اپنے رازق و مالک سے گہرا ہوتا جاتا ہے۔وہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بھی کرتا ہے اور اپنی تمام تر کیفیات کو اس کے روبرو پیش کر دیتا ہے۔پھر دعا میں اپنی تمام تر التجاؤں،آرزوؤں اور تمناؤں کو آنسوؤں اور آہوں کا لبادہ پہنا کر اس کے حضور پیش کر دیتا ہے۔خالقِ حقیقی سے یہ مضبوط رشتہ نماز کا حسین تحفہ ہے۔

۴۔نماز انسانی سیرت اور کردار کو اسلامی ڈھانچے میں ڈالتی ہے۔ایک نماز سے لیکر دوسری نماز کے وقت تک وہ اپنے تمام اعمال میں قرآن وسنت کی تعلیمات کو پیشِ نظر رکھتا ہے۔اس کا ہر قول وفعل،اخلاق،کاروباری برتاؤ،معاشرتی رویہ سب کچھ تعلیماتِ اسلامی کے سانچے میں ڈھل جاتا ہے۔

۵۔نماز بے حیائی اور اخلاقی بے راہروی سے محفوظ رکھتی ہے۔اس بارے میں تو کچھ کہنے کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ خود اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔''بے شک نماز بے حیائی اور برائی سے بچاتی ہے''۔

٦۔ نماز کے باقاعدہ قیام سے بندۂ مومن نیکی کی طرف راغب ہوتا ہے اور وہ اپنا دامن برے کاموں سے بچانے کی کوشش کرنے لگتا ہے۔یہ احساس اسے گناہِ کبیرہ کے ساتھ ساتھ گناہِ صغیرہ سے بچتے رہنے کی منزل کی جانب گامزن کر دیتا ہے۔

۷۔نماز باجماعت پڑھنے سے بندگانِ خدا میں اجتماعیت کا رنگ نمایاں ہوتا ہے۔نماز باجماعت کی فضیلت اسی لیے بہت زیادہ ہے کہ اس سے مومن بھائیوں میں اتحاد،یگانگت،رواداری،الفت اور درگزر کے جذبات فروغ پاتے ہیں۔اور باہمی نفرت،تفاخر،حق تلفی اور ظلم وبے انصافی کے جذبے کافور ہوتے ہیں۔

۸۔نماز باجماعت سے گلی،محلّہ،دفتر،شہر اور مقامِ ملازمت کے رہنے والے افراد میں

باہمی ربط،اخوت اور شناسائی کے قابل قدر تعلقات استوار ہوتے ہیں۔یہ تعلقات ایک دوسرے کے دکھ درد میں شراکت،غمگساری، ہمدردی اور تعاون کے جذبات کوفروغ دیتے ہیں۔یہ معمول کا تعلق بارہا بہت سے سماجی اور معاشرتی فوائد کا باعث بنتا ہے۔

۹۔ مساوات کا احساس نماز کا خصوصی فیضان ہے۔نماز سے معاشرے کے ہر طبقے میں برابری کا احساس پیدا ہوتا ہے۔رنگ ونسل،زبان وملک،مرتبہ ومنصب، پیشہ وملازمت الغرض ہرطرح کے امتیازات ختم ہوجاتے ہیں۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

(اقبالؔ)

گویا نماز طبقاتی امتیاز،معاشرتی تفاوت اورنسلی تفاخر کے جذبات ختم کر کے معاشرہ میں مساوات،رواداری اوراپنائیت کا نور بکھیر دیتی ہے۔

۱۰۔نمازنسلِ انسانی کا وسیع تر معاشرہ قائم کرنے میں مدد دیتی ہے۔دنیا آج ایک گلوبل ویلج کی صورت اختیار کرچکی ہے۔ایسے میں جب ایک ملک یا براعظم کے لوگ دوسرے علاقے میں جا کرمصروفِ عمل ہوتے ہیں تو یہ نماز ایک ایسی عبادت ہے جو میز بانوں اورمہمانوں میں ایک مضبوط روحانی تعلق استوار کرتی ہے جو بعد میں معاشرتی رابطہ کا ذریعہ بن جاتی ہے۔اسی طرح کسی غیرمسلم علاقے،آبادی یا ملک میں مقیم مختلف مما لک اورعلاقوں کے مسلمان نماز کے ذریعے ایک لڑی میں پروئے جاتے ہیں۔روس، یورپ،آسٹریلیا اورامریکہ کی یونیورسٹیوں میں پڑھنے والے طلبا اس فیضان کا بہترین نمونہ ہیں۔

۱۱۔ اطاعتِ امیر کا جذبہ نماز کا حسین تحفہ ہے۔ایک امام کی اقتداء میں نماز کی ادائیگی

سے یہ جذبہ فروغ پاتا ہے۔ جو معاشرے میں ہر ہر قدم پر سودمند ثابت ہوتا ہے۔

۱۲۔قانون کا احترام نماز کا خصوصی تحفہ ہے۔نماز کے ارکان کی ایک ترتیب سے ادائیگی اور امام کی مکمل اقتداء سے عملی زندگی میں ملکی اور معاشرتی قوانین کے احترام اور پابندی کا سبق ملتا ہے۔

۱۳۔نماز بندۂ مومن کو وقت کی پابندی کا تحفہ دیتی ہے۔کیونکہ نماز کی اولین شرائط میں وقتِ مقررہ پر نماز کی ادائیگی ضروری ہے۔ پنجابی میں کہتے ہیں۔ ویلے دی نماز تے کویلے دیاں ٹکراں۔یعنی وقت مقررہ پر نماز پڑھی جائے گی تو ادا ہوگی ورنہ ایسے ہی ہے جیسے زمین پر ٹکریں ماری جائیں۔ایک فلاسفر کا قول ہے کہ میرا آئیڈیل شخص نماز کے لیے اذان دینے والا موذّن ہے جو مینہ، آندھی، سردی گرمی ہر چیز کی پرواہ کیے بغیر وقتِ مقررہ پر اذان دیتا ہے۔گویا نماز بندہ کی زندگی میں وقت کی پابندی کا احساس بیدار کردیتی ہے۔

۱۴۔فرض شناسی اور احساس ذمہ داری کی صفت نمازی بندہ میں بہت احسن انداز میں فروغ پاتی ہے۔سفر میں حضر میں، گھر ہو یا دفتر، بارش ہو یا آندھی، دن ہو یا رات، سردی ہو یا گرمی ہر حال میں نماز کا وقت شروع ہوتے ہی نمازی حضرات کو نماز ادا کرنے کی فکر شروع ہوجاتی ہے۔ذمہ داری کا یہ احساس اور فرض شناسی کا یہ جذبہ زندگی کے دیگر محاذوں پر بھی بہت کام آتا ہے۔

ہم نے نماز کے روحانی اور معاشرتی فیوض و برکات کا مختصر سا تذکرہ کیا ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں ان سے مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

❁❁❁❁❁

نماز کے طبّی فوائد

(میڈیکل سائنس کی روشنی میں)

نماز کی ادائیگی کے دوران نمازی کو بہت سے روحانی اور طبی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ یہ قابلِ قدر اور مفید فوائد وضو سے ہی شروع ہو جاتے ہیں۔اور تکبیر تحریمہ، قیام، رکوع، سجدہ، قعدہ الغرض ہر حالت اور کیفیت میں نفع پہنچاتے ہیں۔رمضان کے ماہ مبارک میں خاص طور پر تراویح کی ادائیگی سے یہ فوائد کئی گنا بڑھ جاتے ہیں۔

نماز کی ادائیگی کے دوران جسم کے تمام پٹھے (Muscles) حرکت میں آتے ہیں۔ یہ حرکت نرمی اور تناؤ دونوں طرح سے ہوتی ہے۔اس عمل سے پٹھوں کی گلوکوز کی ضروریات بڑھ جاتی ہیں۔ کیونکہ یہ گلوکوز ہی ہے جو جسم کے لیے پٹرول کا کام دیتا ہے اور پٹھوں کے ہر قسم کے عمل کے لیے ضروری توانائی بہم پہنچاتا ہے۔گلوکوز کے ساتھ ساتھ پٹھوں کو آکسیجن اور دیگر غذائی اجزاء کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ سب چیزیں خون کے ذریعے پٹھوں تک پہنچتی ہیں۔نماز کے دوران جسم کے پٹھوں کی بڑھتی ہوئی غذائی ضروریات اور گلوکوز پہنچانے کے لیے دل کو زیادہ کام کرنا پڑتا ہے۔دل کے پٹھے زیادہ قوت اور تیزی سے کام کرتے ہیں۔جس سے خود ان پٹھوں میں مضبوطی آتی ہے اور یہ مزید توانا ہو جاتے ہیں۔

رمضان المبارک میں نمازِ تراویح کا الگ سے فائدہ ہے۔جو جسم کے نظامِ انہضام اور Metabolism کے لیے نہایت مفید ہے۔افطار کے وقت تک جسم میں

گلوکوز کا لیول انتہائی کم سطح پر آ چکا ہوتا ہے۔ جس سے جسم میں نقاہت اور کمزوری کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ ہم جوں ہی افطاری کرتے ہیں، بلکہ خوب پیٹ بھر کر کرتے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں معدہ بھاری ہو جاتا ہے۔ خون کا دورہ زیادہ تر پیٹ کی جانب ہو جاتا ہے تا کہ خوراک میں سے ضروری اجزاء چن چن کر لے لی جائیں اور ان کو جسم کے مختلف اجزاء تک بقدر ضرورت پہنچا دیا جائے۔ ایک دو گھنٹے کے اندر اندر خون کے اندر گلوکوز کا لیول اپنی بلند ترین سطح پر پہنچ جاتا ہے۔ یہ لیول خون کے ساتھ ساتھ باقی اعضا تک بھی پہنچتا ہے۔ جسم میں موجود انسولین اپنے طور پر زیادہ مقدار میں خارج ہوتی ہے تا کہ فالتو گلوکوز کو کھپایا جا سکے۔ اب جب بندۂ مومن نمازِ تراویح میں مشغول ہو جاتا ہے تو گلوکوز کی زیادہ مقدار پٹھوں کی حرکت میں استعمال ہو جاتی ہے جس سے یہ لیول نارمل سطح پر آ جاتا ہے۔ پس نماز خاص طور پر تراویح جسم کی فالتو کلوریز کو استعمال کرنے میں مدد دیتی ہے۔ اور اس سے پٹھوں کی لچک، باہمی ربط، اور تناؤ میں ایک توازن پیدا ہو جاتا ہے۔ اور جسم میں موجود Anxiety اور ڈپریشن کم ہو جاتا ہے۔

یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ پانچ وقت کی نماز ادا کرنے سے جسم کے پٹھوں پر وہی مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں جو 3 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے تیز تیز چلنے یا عام انداز میں سیر کرنے سے حاصل ہوتے ہیں۔ ہارورڈ یونیورسٹی کے پرانے طلباء پر جو 1916-1950 کے عرصے میں زیر تعلیم رہے تھے، تحقیق کرنے سے پتہ چلا ہے کہ تین میل فی گھنٹہ کی رفتار سے کی جانے والی معمولی سی ورزش مثلاً جاگنگ ان کو صحت مند رکھنے اور ان کی عمر میں کئی سال کے اضافہ کا سبب بنی ہے۔ وہ لوگ جو 2000 کلوریز ہفتہ وار خرچ کرتے ہیں۔ ان میں فوتیدگی کی شرح ایک تہائی کم ہے، ان طلباء کی نسبت جو بالکل ہی ورزش نہیں کرتے۔ کلوریز کی ہی مقدار آدھا گھنٹہ روزانہ کی ہلکی ورزش مثلاً تیز چلنا، دوڑنا، سائیکلنگ یا تیراکی سے خرچ کی جاسکتی ہے۔ مزے کی بات یہ ہے کہ

اتنی ہی مقدار پانچ وقت کی نماز میں بھی خرچ ہوتی ہے۔نسبتاً زیادہ عمر کے افراد نماز کے ذریعے مزید یہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔کہ وہ زندگی کے دوسرے کاموں میں بآسانی حصہ لے سکتے ہیں۔مثلاً بچے کو اٹھانا، بھاگ کر گاڑی کو پکڑنا،سیڑھیوں پر چڑھنا۔نمازی حضرات اس جیسے زور والے کام ان لوگوں کی نسبت اچھی طرح اور سہولت سے کر لیتے ہیں، جو نماز نہیں پڑھتے۔کیونکہ نماز سے پٹھے لچکدار،ہڈیاں مضبوط اور حرکت تیز ہوتی ہے۔لہٰذا نماز عمر رسیدہ خواتین وحضرات کیلئے نہایت مفید ہے کہ ان کی صحت زیادہ دیر تک برقرار رہتی ہے اور وہ زیادہ چست وتوانا ہوتے ہیں۔

عمر رسیدہ خواتین اور مردوں میں ہڈیاں بہت کمزور ہو جاتی ہیں۔مردوں کی نسبت خواتین میں ہڈیاں پتلی ہونے یا بھربھری ہونے اور پھر ان کے ٹوٹ جانے کی شرح نسبتاً زیادہ ہے۔ان میں ایک وجہ Ostrogen کی کمی ہے جو ماہواری کے بند ہو جانے کے بعد مقدار میں کم ہو جاتے ہیں۔ہڈیوں کو مضبوط کرنے کیلئے کیلشیم اور وٹامن ڈی کی مقدار کا خوراک میں بڑھانا،ہلکی پھلکی ورزش روزانہ کرنا اور Ostrogen کا دوا کے طور پر لینا شامل ہے۔نماز ایک ایسی ورزش ہے جو ہڈیوں میں کیلشیم کی مقدار بڑھانے، پٹھوں اور جوڑوں کو متحرک رکھنے،ہڈیوں کے فریکچر سے بچنے کا سبب بنتی ہے۔

Adrenalin اور Noradrenalin دو ایسے کیمیائی مادے ہیں جو جسم میں بنتے ہیں اور یہ دل،خون کی شریانوں وغیرہ کے نرم پٹھوں کی حرکت کو تیز کرنے میں مدد دیتے ہیں۔یہ اعصابی تاروں (Nerve) کے سرے پر خارج ہوتے ہیں جو نرم پٹھوں (Smooth Muscles) کے اندر پائے جاتے ہیں۔ایڈرینالین دل کی دھڑکن اور کام کی رفتار کو تیز کرتا،خون کی شریانوں کو سکیڑتا،آنکھوں کی پتلیوں کو کھلا کرتا،جسم کے میٹابولزم(Metabolism) کو تیز کرتا اور یوں جسم کو ناگہانی صورتِ

حال کیلئے تیار کرتا ہے۔ یہ ایڈرینالین معمولی سی ورزش اور حرکت سے بھی خارج ہو کر اپنا کام دکھانے لگتی ہے۔ ہلکی سی ورزش مثلاً پانچ وقت کی نماز بھی اس سارے عمل کو متحرک رکھنے کیلئے کافی ہے۔ اس طرح نمازی بندہ ہر ناگہانی عمل کے لیے تیار رہتا ہے۔

نماز سانس کے نظام پر بھی مثبت اثرات ڈالتی ہے۔ پھیپھڑوں کی چھوٹی چھوٹی تھیلیوں کے گرد خون کی باریک شریانیں زیادہ متحرک ہو جاتی ہیں۔ ان میں خون کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔ جس سے تازہ آکسیجن خون میں شامل ہوتی ہے اور کاربن ڈائی آکسائیڈ جو مضرِ صحت ہے۔ وہ پھیپھڑوں میں چلی جاتی ہے۔ یوں جسم کے سبھی اعضاء خاص طور پر پٹھوں کے لیے نہایت سودمند ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نمازی حضرات میں سانس کی تکلیفیں یا سانس پھولنا کم ہوتا ہے اور ان کا Stamina بھی زیادہ ہوتا ہے۔

جسم کے جوڑوں کے درمیان ایک کیمیکل (Synovial Fluid) پایا جاتا ہے۔ اس کیمیائی مادے کا کام جوڑوں کے درمیان حرکت کو بے ضرر رکھنا اور ان کو رگڑ سے یا گھسنے سے بچانا ہوتا ہے۔ پنج وقتہ نماز کی ادائیگی سے یہ مواد جسم کے تقریباً سبھی جوڑوں میں متحرک ہوتا ہے۔ جس سے ان میں رگڑ کے مضر اثرات کم ہو جاتے ہیں۔ نیز ہڈیاں بلاضرورت نوکدار نہیں ہوتیں اور وہ جام نہیں ہوتیں۔ جس سے جوڑوں کے منجمند ہونے کا خدشہ کم سے کم ہو جاتا ہے۔

جیسا کہ پہلے لکھا گیا، نماز جسم کی فالتو کلوریز کو استعمال کرنے کا بہت اچھا ذریعہ ہے۔ جو جسم کے وزن کو کم کرنے اور سمارٹ رہنے کا آسان نسخہ ہے۔ تاہم اس کے ساتھ ساتھ اگر کھانے میں احتیاط کی جائے، بھوک کو کنٹرول کیا جائے، خاص طور پر رمضان المبارک میں افطاری میں مرغّن غذاؤں، چکنائی سے فرائی کی گئی اشیاء سے

پرہیز کیا جائے تو پھر سونے پر سہاگا ہے۔کھانا تو ویسے بھی بھوک رکھ کر کھانا چاہیے اورصرف اتنا ہی کھایا جائے جتنا کہ کمر کو سیدھا رکھنے یعنی زندہ رہنے کے لیے ضروری ہے۔ذیابیطس کے مریضوں کو بھی نماز سے اچھا خاصا فائدہ ہوسکتا ہے بشرطیکہ وہ دیگر احتیاطی تدابیر بھی کریں۔

نماز ایک ایسی عبادت ہے جو دیگر ورزشوں کی طرح جسم کے دورانِ خون کے نظام اور میٹابولزم پر اچھے اثرات ڈالتی ہے۔نماز سے دل کے دورے کا خطرہ کم ہو جاتا ہے۔HDL یا مفید کولیسٹرول کی مقدار بڑھتی ہے۔آکسیجن کا استعمال زیادہ ہو جاتا ہے۔دل احسن انداز میں کام کرتا ہے۔بلڈ پریشر کم ہو جاتا ہے اور دل کے تازہ خون بہم پہنچانے کی قوت بڑھ جاتی ہے۔

نماز دیگر بدنی ورزشوں کی طرح بندے کے رویّے،خیالات اور موڈ پر خوشگوار اثرات ڈالتی ہے۔نمازی کی زندگی صاف ستھری اور معیارِ زندگی بہتر ہو جاتا ہے۔وہ اپنے آپ کو نسبتاً بہتر اور متحرک انسان سمجھتا ہے کہ مینہ آندھی،سردی گرمی ہر حالت اور ہر موسم میں اللہ کے آگے سر بسجود ہوتا ہے۔رکوع اور سجدہ کی حالت میں خون کی مقدار جو دماغ کو جاتی ہے،بہت بڑھ جاتی ہے،جس سے دماغی قوت اور استطاعت میں اضافہ ہوتا ہے۔نماز سے بندے پر جو نفسیاتی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔وہ الگ ہیں۔نمازی غم اور ناانصافی کی کیفیات میں اپنی بات اپنے خدا سے کرتا ہے،جس سے دل کا بوجھ کم ہو جاتا ہے۔وہ دنیا سے بے نیاز ہوکر اپنے رب کی پناہ میں آتا ہے اور یوں اس کو سکون،اطمینان اور راحتِ قلبی کا وہ احساس ملتا ہے۔جو کسی اور عمل سے ممکن نہیں۔قرآنی آیات اور سورتوں کی بار بار تلاوت سے نمازی کی یادداشت تیز ہوتی رہتی ہے۔اُسے نسیان یا بھولنے کا عارضہ کم تنگ کرتا ہے۔اگر نمازی بڑی عمر میں بھی قرآنی سورتیں یاد کرنا چاہے تو کوئی مشکل مانع نہیں ہوتی۔ہمارے ہمسائے میں حاجی صاحب ہیں جو ستر سال کی عمر سے زیادہ کے

ہیں، اور وہ آجکل قرآن پاک حفظ کر رہے ہیں۔ کم مدت میں اڑھائی سیپارے یاد کر چکے ہیں۔ یہ فیض ہے نماز کی پابندی سے ادائیگی کا۔

یہ تو تھے نماز کے طبی فوائد کا بیان۔ اب ایک نظر ان طبی اثرات پر جو وضو کرنے سے جسم کے مختلف اعضاء پر مرتب ہوتے ہیں اور سودمند ثابت ہوتے ہیں:

☆ ہاتھوں کے دھونے سے متعدّی بیماریوں سے بچت ہوتی ہے۔ کیونکہ جراثیم دھل جاتے ہیں۔

☆ منہ کا دھونا، جلد کو تروتازہ رکھنے ایکنی وغیرہ سے بچاؤ اور اعصابی نظام میں تروتازگی لانے کا سبب ہے۔

☆ وضو غذائی ذرات کو منہ سے صاف کرتا ہے اور دانت، داڑھوں، زبان اور منہ کے امراض سے بچاتا ہے۔

☆ نتھنوں میں پانی ڈالنے سے جراثیم صاف ہو جاتے ہیں۔ اور سانس کا نظام ٹھیک کام کرتا رہتا ہے۔

☆ کانوں کی صفائی اور مسح بلڈ پریشر کو کم کرتا ہے۔ ذہن کو سکون بخشتا ہے اور کانوں سے میل وغیرہ کو دور کرتا ہے۔

☆ چہرے کی جلد موسمی اثرات اور ماحولیاتی آلودگی سے محفوظ رہتی ہے۔ دانے ، جھریاں اور چھائیوں کا امکان کم ہو جاتا ہے۔

☆ پاؤں کی صفائی، میل کچیل اور جراثیم کو دور کرتی ہے۔ نیز الرجی، چنبل اور پھپھوندی کے امکانات کم ہو جاتے ہیں۔ البتہ اگر نمی خشک نہ کی جائے تو فنگس بڑھنے کا اندیشہ ہے۔

☆ پانچ بار کی صفائی Exposed Parts کو ماحولیاتی، موسمی اثرات سے بچاتی ہے۔

❁❁❁❁❁

نماز کی ادائیگی اور ضروری مسائل

(از: علامہ شاہ تراب الحق قادری)

طہارت کا بیان

پیارے آقا و مولی حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے، ''جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی طہارت ہے'' (صحیح مسلم)۔ یہاں طہارت سے مراد یہ ہے کہ نماز کی جگہ اور نمازی کا لباس پاک ہو نیز اس کا جسم پاک ہو یعنی نمازی پر غسل واجب نہ ہو اور وہ باوضو بھی ہو۔

حضورِ اکرم صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''اس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے جہاں تصویر، کتا یا حالتِ جنابت میں کوئی شخص ہو'' (ابوداؤد)۔

اب پہلے یہ سمجھ لیجیے کہ غسل یا وضو کیسے پانی سے کیا جائے:

فقہاء فرماتے ہیں کہ پانی بے رنگ، بے بو اور بے ذائقہ یعنی قدرتی حالت میں ہو نیز پانی استعمال شدہ نہ ہو۔ اگر بدن پر کوئی نجاست نہ لگی ہو تو جو پانی وضو یا غسل کرنے میں بدن سے گرے وہ پاک ہے مگر اس سے وضو یا غسل جائز نہیں۔ اسی طرح اگر بے وضو شخص کا ہاتھ یا انگلی یا ناخن یا بدن کا وہ حصہ جو دُھلا نہ ہو، جس پر غسل فرض ہے اسکے جسم کا بے دُھلا حصہ پانی میں پڑ جائے یا پانی سے چھو جائے تو وہ پانی مستعمل ہو گیا، اب اس سے وضو یا غسل نہیں ہوسکتا۔ اس کا پینا اور اس سے آٹا گوندھنا مکروہ

ہے البتہ اسے کپڑے دھونے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

مستعمل پانی کو وضو یا غسل کے لیے استعمال کے قابل بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ اچھا پانی اس سے زیادہ اس میں ملا دیں یا اس میں اتنا پانی ڈالیں کہ برتن کے کناروں سے بہنے لگے، اب اس پانی سے وضو یا غسل جائز ہے۔

وضو کے فرائض

وضو کے چار فرائض ہیں:۔

۱۔ **پورا منہ دھونا:** یعنی پیشانی کے شروع سے لے کر ٹھوڑی تک اور ایک کان سے دوسرے کان تک تمام جلد پر ایک مرتبہ پانی بہانا فرض ہے۔ مونچھوں یا بھنوؤں کے بال اگر گھنے ہوں تو صرف ان بالوں کا دھونا فرض ہے اور اگر گھنے نہ ہوں تو جلد کا دھونا بھی فرض ہے۔ اسی طرح داڑھی کے بال اگر گھنے نہ ہوں تو جلد کا دھونا فرض ہے۔ ہونٹوں کا وہ حصہ جو عادۃً بند کرنے کے بعد ظاہر رہتا ہے اسکا دھونا بھی فرض ہے۔

۲۔ **دونوں کہنیوں سمیت دھونا:** کسی عضو کے دھونے کے یہ معنی ہیں کہ اس عضو کے ہر حصے پر کم سے کم دو دو بوند پانی بہہ جائے، بھیگ جانے یا تیل کی طرح پانی چپڑ لینے یا ایک آدھ بوند بہہ جانے کو دھونا نہیں کہیں گے اور نہ ہی اس سے وضو یا غسل ادا ہوگا۔ ہر قسم کے چھلے، نتھ، انگوٹھیاں، چوڑیاں وغیرہ اگر اتنے تنگ ہوں کہ انکے نیچے پانی نہ بہے تو انہیں اتار کر جلد کے ہر حصے پر پانی پہنچانا ضروری ہے۔ نیل پالش لگی ہو تو اسے دور کیے بغیر وضو یا غسل نہیں ہوگا، البتہ جس چیز کی آدمی کو عموماً یا خصوصاً ضرورت پڑتی رہتی ہے اور اسکی نگہداشت و احتیاط میں حرج ہو، ناخنوں کے اندر یا اوپر یا کسی اور دھونے کی جگہ اسکے لگے رہ جانے سے وضو ہو

جائے گا اگرچہ وہ سخت چیز ہو اور اسکے نیچے پانی نہ پہنچے۔مثلاً پکانے گوندھنے والوں کے لیے آٹا، رنگریز کے لیے رنگ کا جَرم،عورتوں کے لیے مہندی، لکھنے والوں کے لیے روشنائی، مزدور کے لیے گارا مٹی اور عام لوگوں کے لیے پلکوں میں سرمہ کا جَرم یا بدن کا میل وغیرہ۔

۳۔چوتھائی سر کا مسح کرنا: مسح کرنے کے لیے ہاتھ تر ہونا چاہیے خواہ تری اعضاء کے دھونے کے بعد رہ گئی ہو یا نئے پانی سے ہاتھ تر کرلیا ہو۔کسی عضو کے مسح کے بعد جو ہاتھ میں تری رہ جائے گی۔وہ دوسرے عضو کے مسح کے لیے کافی نہ ہوگی۔

۴۔دونوں پاؤں دھونا: انگلیوں کی کروٹیں، گھائیاں، گِٹے، تلوے اور ایڑیاں سب کا دھونا فرض ہے۔اگر خلال کیے بغیر انگلیوں کے درمیان پانی نہ بہتا ہو تو خلال بھی فرض ہے۔

وضو کی سنتیں

وضو کی سنتیں مندرجہ ذیل ہیں:

حکمِ الٰہی کی تعمیل اور ثواب حاصل کرنے کی نیت کرنا، پاک جگہ بیٹھ کر وضو کرنا، وضو شروع کرنے سے قبل بسم اللہ پڑھنا، دونوں ہاتھ کلائی تک دھونا، مسواک کرنا، تین بار چُلو بھر پانی سے کلی کرنا، تین بار ناک میں ہڈی تک پانی چڑھانا، پانی دائیں ہاتھ سے چڑھانا، بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے ناک صاف کرنا، ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا، داڑھی کا خلال کرنا، پورے سر کا مسح کرنا، کانوں کا مسح کرنا، اعضاء دھونے کی ترتیب قائم رکھنا، ہر دھونے والے عضو کو تین بار دھونا، اعضاء کو پے در پے اس طرح دھونا کہ پہلا عضو سوکھنے نہ پائے۔

وضو کرنے کا طریقہ

وضو شروع کرنے سے قبل حکمِ الٰہی کی تعمیل اور ثواب پانے کی نیت کریں اور بسم اللہ پڑھ کر تین بار دونوں ہاتھ کلائی تک دھوئیں پھر مسواک کریں۔ مسواک دائیں ہاتھ میں اس طرح پکڑیں کہ چھوٹی انگلی مسواک کے نیچے، درمیان کی تین انگلیاں اوپر اور انگوٹھا مسواک کے سرے پر نیچے ہو۔ پہلے دائیں جانب اوپر کے دانتوں پر مسواک کریں پھر بائیں طرف اوپر کے دانت، پھر دائیں طرف نیچے اور پھر بائیں طرف نیچے کے دانتوں پر مسواک کریں۔ مسواک دانتوں کی چوڑائی میں کرنی چاہیے۔

پھر تین بار چلو میں پانی لے کر اچھی طرح کلی کریں اور تین بار ناک میں پانی چڑھائیں اور بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے ناک صاف کریں۔ پھر تین بار اس طرح منہ دھوئیں کہ پیشانی کے بالوں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان سے دوسرے کان تک کوئی جگہ خشک نہ رہے۔ اگر داڑھی ہو تو اسکا خلال بھی کیا جائے۔

پھر تین بار پہلے دایاں ہاتھ اور پھر بایاں ہاتھ کہنی سمیت دھوئیں۔ پھر دونوں ہاتھ تر کے کے پورے سر کا مسح کریں کہ انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی کے سوا ایک ہاتھ کی باقی تین انگلیوں کے سرے دوسرے ہاتھ کی تین انگلیوں کے سرے سے ملائیں اور پیشانی پر رکھ کر گدّی تک اس طرح لے جائیں کہ ہتھیلیاں سر سے جدا رہیں۔ وہاں سے ہتھیلیوں سے مسح کرتے ہوئے واپس لائیں۔

پھر شہادت کی انگلی کے پیٹ سے کان کے اندرونی حصہ کا مسح کریں اور انگوٹھے سے کان کی بیرونی سطح کا اور انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح کریں۔

پھر تین بار پہلے دایاں پاؤں اور پھر بایاں پاؤں ٹخنوں سمیت بائیں ہاتھ سے دھوئیں اور انگلیوں کا خلال کریں۔ داہنے پاؤں میں خلال چھوٹی انگلی سے شروع

کر کے انگوٹھے پر ختم کریں اور بائیں پاؤں میں انگوٹھے سے شروع کر کے چھوٹی انگلی پر ختم کریں۔

وضو کے بعد کلمہ ءشہادت پڑھنے کی عادت بنالیں کیونکہ حدیث شریف میں وضو کے بعد کلمہ ء شہادت پڑھنے والے کے لیے جنت کی بشارت آئی ہے۔

(ترمذی: باب الطہارہ)

وضو کن باتوں سے ٹوٹ جاتا ہے

مندرجہ ذیل چیزوں سے وضوٹوٹ جاتا ہے:

پیشاب یا پاخانہ کے مقام سے کسی چیز کا نکلنا، منہ بھر کر قے کرنا، خون یا پیپ یا زرد پانی کا نکل کر جسم پر بہہ جانا، کسی چیز سے سہارا لگا کر سو جانا، دکھتی آنکھ سے پانی کا بہنا، نماز میں آواز سے ہنسنا، بے ہوشی یا جنون طاری ہونا۔

مسواک کا بیان

آقا و مولیٰ صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میری امت پر گراں ہوگا تو میں ان کو حکم دیتا کہ وہ ہر نماز کے ساتھ مسواک کیا کریں۔ (بخاری) حضورِ اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، مسواک لازم کرلو کیونکہ اس سے منہ کی صفائی ہوتی ہے اور رب تعالیٰ بھی راضی ہوتا ہے۔ (مسندِ احمد)

علماء فرماتے ہیں کہ مسواک کرنے کے ستر (۷۰) فائدے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ مرتے وقت کلمہ طیبہ نصیب ہوتا ہے اور نزع کی تکلیف آسان ہو جاتی ہے۔

مسواک کرنا وضو کے لیے سنت ہے۔ مسواک نہ بہت نرم ہو نہ بہت سخت۔ بہتر ہے کہ پیلو، زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی ہو۔

مسواک چھوٹی انگلی کے برابر موٹی اور زیادہ سے زیادہ ایک بالشت لمبی ہو اور اتنی چھوٹی بھی نہ ہو کہ مسواک کرنا دشوار ہو۔

مسواک داہنے ہاتھ میں اس طرح پکڑیں کہ چھوٹی انگلی مسواک کے نیچے اور بیچ کی تین انگلیاں اوپر اور انگوٹھا مسواک کے سرے پر نیچے ہو اور مٹھی بند نہ کی جائے۔اس طرح مسواک کرنے والا بواسیر کے مرض سے محفوظ رہتا ہے۔

مسواک دانتوں کی چوڑائی میں کرنی چاہیے لمبائی میں نہیں۔ پہلے اوپر کے دانت دائیں جانب اور پھر بائیں جانب سے صاف کریں پھر نیچے کے دانت پہلے دائیں اور پھر بائیں جانب سے صاف کریں۔اوپر نیچے دائیں بائیں کم از کم تین تین مرتبہ مسواک کریں اور ہر بار مسواک کو دھولیں۔

غسل کے فرائض

غسل میں تین فرض ہیں:۔

۱۔ غرغرہ کرنا یعنی منہ بھر کر اس طرح کُلّی کرنا کہ ہونٹ سے حلق کی جڑ تک پانی پہنچ جائے۔

۲۔ ناک میں ہڈی تک پانی پہنچانا تا کہ دونوں نتھنوں میں ہڈی تک کوئی جگہ خشک نہ رہے۔

۳۔ سارے بدن پر اس طرح پانی بہانا کہ بال برابر جگہ بھی خشک نہ رہے۔

اگر دانتوں میں گوشت کے ریشے یا پان چھالیہ وغیرہ پھنسے ہوں تو انہیں صاف کرنا ضروری ہے۔اسی طرح ناک میں میل جم گئی ہو تو اسے صاف کر کے پانی سخت ہڈی کے شروع تک پہنچانا بھی لازم ہے البتہ روزے کی حالت میں مبالغہ سے بچنا چاہیے۔

غسل کا مسنون طریقہ

غسل کی نیت کر کے پہلے دونوں ہاتھ کلائی تک دھوئیں پھر استنجے کی جگہ دھوئیں اگر نجاست ہوتو اسے دور کر کے وضو کریں مگر پاؤں نہ دھوئیں اگر کسی چوکی پر غسل کریں تو پاؤں بھی دھولیں۔ پھر بدن پر تیل کی طرح پانی مل لیں پھر تین بار دائیں کندھے پر اور تین بار بائیں کندھے پر پانی بہائیں۔ پھر تین بار سر پر اور پھر سارے جسم پر تین بار اچھی طرح پانی بہائیں اور ہاتھ پھیر کر ملیں تا کہ بال برابر جگہ بھی خشک نہ رہے۔ اگر وضو میں پاؤں نہیں دھوئے تھے تو اب غسل کی جگہ سے الگ ہو کر پاؤں دھولیں۔ غسل کے دوران اس بات کا خیال رکھیں کہ آپ نہ تو قبلہ رخ ہوں اور نہ ہی کوئی کلام کریں یا دعا پڑھیں۔ نیز ایسی جگہ نہائیں جہاں بے پردگی نہ ہو۔

غسل ان چیزوں سے فرض ہوتا ہے

شہوت کے ساتھ منی کا نکلنا، نیند میں احتلام ہونا، مرد یا عورت سے مباشرت کرنا خواہ انزال ہو یا نہیں، عورت کا حیض سے فارغ ہونا، عورت کا نفاس ختم ہونا۔

تیمّم کب کیا جائے؟

جسے وضو یا غسل کی حاجت ہو مگر اسے پانی استعمال کرنے پر قدرت نہ ہو اسے تیمّم کرنا چاہیے۔ اس کی چند اہم صورتیں درج ذیل ہیں:

تیمّم میں تین فرض ہیں:

اول: نیت کرنا کہ یہ تیمّم وضو یا غسل یا دونوں کی پاکی کے لیے ہے۔

دوم: سارے منہ پر اس طرح ہاتھ پھیرنا کہ بال برابر جگہ بھی باقی نہ رہے۔

سوم: دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت مسح کرنا کہ کوئی حصہ باقی نہ رہے۔

تیمّم کا طریقہ یہ ہے کہ نیت کر کے بسم اللہ پڑھ کر دونوں ہاتھ زمین کی جنس سے تعلق رکھنے والی کسی چیز (مثلاً مٹی، پتھر، ماربل یا ایسی چیز جس پر کافی گرد وغبار ہو) پر ماریں اور اگر زیادہ مٹی لگ جائے تو ایک ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ کو دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ پر ماریں۔ پھر دونوں ہاتھ سارے منہ پر اس طرح پھیر لیں کہ کوئی جگہ باقی نہ رہے۔ ہونٹ کا وہ حصہ جو عادۃً منہ بند ہونے کی حالت میں دکھائی دیتا ہے اس پر بھی مسح کرنا ضروری ہے۔ اگر داڑھی ہو تو اس کا خلال بھی کریں۔

پھر دوبارہ مٹی یا پتھر پر ہاتھ ماریں اور پہلے دائیں ہاتھ کا اس طرح مسح کریں کہ بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے علاوہ چار انگلیوں کا پیٹ دائیں ہاتھ کی پشت پر رکھیں اور انگلیوں کے سرے سے کہنی تک لے جائیں اور پھر وہاں سے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے دائیں ہاتھ کے پیٹ (یعنی اندرونی طرف) پر پھیرتے ہوئے گٹے تک لائیں اور بائیں انگوٹھے کے پیٹ سے دائیں انگوٹھے کی پشت کا مسح کریں۔

اسی طرح دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کا مسح کریں۔ مٹی یا پتھر پر ہاتھ مارتے وقت انگلیاں کھلی ہوئی حالت میں ہوں۔ اگر انگلیوں کے درمیان غبار پہنچ گیا تو انکا خلال کرنا سنت ہے اور اگر پتھر وغیرہ سے تیمّم کیا جائے جس پر غبار نہ ہو تو انگلیوں کا خلال فرض ہے۔

تیمّم کے وقت خواتین اس بات کی احتیاط رکھیں کہ انگوٹھی، چھلے، نتھ اور دیگر زیورات ہٹا کر جبکہ نیل پالش اتار کر جلد کے ہر حصہ پر ہاتھ پھیرنا ضروری ہے۔

بیماری میں اگر ٹھنڈا پانی نقصان کرتا ہے تو گرم پانی استعمال کرنا چاہیے اگر گرم پانی نہ ملے تو تیمّم کیا جائے۔ یونہی اگر سر پر پانی ڈالنا نقصان کرتا ہے تو گلے تک نہائے اور گیلا ہاتھ پھیر کر پورے سر کا مسح کرے۔

اگر کسی عضو پر زخم کے باعث پٹی بندھی ہو یا پلستر چڑھا ہو تو ہاتھ گیلا کر کے

اس پٹی کے اوپر پھیر دیا جائے اور باقی جسم کو پانی سے دھویا جائے۔ جب اتنا آرام ہو جائے کہ پٹی پر سے پانی بہانے میں نقصان نہ ہوتو پانی بہائے، پھر جب اتنا آرام ہو جائے کہ زخم والی جگہ مسح کرسکتا ہوتو فوراً مسح کرے، پھر جب اتنی صحت ہو جائے کہ عضو پر پانی بہا سکتا ہوتو بہائے۔ غرض یہ کہ اعلیٰ پر جتنی قدرت حاصل ہوتی جائے، ادنیٰ پر اکتفا جائز نہیں۔

ناپاک کپڑے پاک کرنے کا طریقہ

ناپاک کپڑے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ انہیں اچھی طرح دھو کر پوری قوت سے نچوڑا جائے یہاں تک کہ مزید قوت لگانے پر کوئی قطرہ نہ ٹپکے۔ پھر ہاتھ دھو کر کپڑے دھوئیں اور انہیں اسی طرح پوری طاقت سے نچوڑیں، پھر تیسری بار ہاتھ دھوئیں اور کپڑے دھو کر انہیں پوری طاقت سے نچوڑیں کہ مزید نچوڑنے پر کوئی قطرہ نہ ٹپکے، اب کپڑے پاک ہوگئے۔ اگر کسی نے پوری قوت سے کپڑا نچوڑ لیا مگر کوئی دوسرا جو طاقت میں زیادہ ہے، اسے نچوڑے تو چند بوند پانی مزید ٹپک جائے گا تو کپڑا پہلے کے حق میں پاک اس دوسرے کے حق میں ناپاک ہے۔

اس مسئلے میں احتیاط کرنی چاہیے، ہر کوئی یا تو اپنا ناپاک کپڑا خود پاک کرے یا پھر انہیں بہتے پانی میں پاک کیا جائے۔ اسکا طریقہ یہ ہے کہ صابن یا واشنگ مشین سے کپڑے دھو کر انہیں کسی برتن میں ڈال دیں اور پھر اتنا پانی ڈالیں کہ کپڑے پانی میں مکمل ڈوب جائیں اور پانی برتن کے کناروں سے بہنے لگے، جب پانی بہہ رہا ہوتو اس بہتے پانی سے کپڑوں کو نکالیں، یہ بہتے پانی کی وجہ سے پاک ہوگئے۔

ایسے نازک کپڑے جو نچوڑنے کے قابل نہیں ہیں اسی طرح چٹائی، قالین اور جوتا وغیرہ بھی اگر ناپاک ہو جائیں تو انہیں پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ انہیں دھو کر لٹکا دیا جائے یہاں تک کہ ان سے پانی ٹپکنا بند ہو جائے۔ پھر دوبارہ دھو کر لٹکا

دیں، جب پانی ٹپکنا بند ہو جائے پھر تیسری بار دھو کر سکھا لیں، یہ پاک ہو جائیں گے۔

اذان کا بیان

سرکارِ دو عالم صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، ''اذان دینے والوں کی گردنیں قیامت کے دن سب سے زیادہ دراز ہوں گی'' (مسلم)۔ یعنی وہ رحمتِ الٰہی کے زیادہ امیدوار اور ثواب کے زیادہ مستحق ہوں گے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے، ''جو سات برس ثواب کے لیے اذان کہے، اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ سے محفوظ رکھتا ہے'' (ترمذی، ابن ماجہ)۔

آقا و مولیٰ علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا، ''جو اذان دینے والا محض ثواب کا طالب ہو وہ اس شہید کی مثل ہے جو خون میں آلودہ ہے اور جب وہ مرے گا تو قبر میں اس کا بدن کیڑوں سے محفوظ رہے گا۔'' (بہارِ شریعت بحوالہ طبرانی)

مسجد میں باجماعت پانچوں فرض نمازوں کی وقت پر ادائیگی کے لیے اذان سنتِ موکدہ ہے اور اس کا حکم واجب کی مثل ہے کہ اگر اذان نہ کہی تو وہاں سب لوگ گنہگار ہونگے۔ بے وضو اذان کہنا مکروہ ہے۔ ہر فرض نماز کے لیے اذان اس نماز کا وقت شروع ہونے کے بعد کہی جا سکتی ہے۔ جو اذان وقت سے قبل کہی گئی اسے وقت پر لوٹانا چاہیے۔

شریعت میں اذان ایک خاص قسم کا اعلان ہے جس کے لیے یہ الفاظ مقرر ہیں:

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ
اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ

اَشْهدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اَشْهدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اَشْهَدُ اَنَّ مُحمّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اَشْهَدُ اَنَّ مُحمّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

حَيَّ عَلىَ الصَّلٰوةِ

حَيَّ عَلىَ الصَّلٰوةِ

حَيَّ عَلىَ الْفَلاَحِ

حَيَّ عَلىَ الْفَلاَحِ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اذان اور اقامت دونوں میں حی علی الصلٰوۃ کہتے وقت دائیں اور حی علی الفلاح کہتے وقت بائیں طرف منہ کرنا چاہیے۔اذان سن کر اس کا جواب دینے کا حکم ہے یعنی جو کلمہ مؤذن کہے سننے والا وہی کلمہ کہے مگر حی علی الصلٰوۃ اور حی علی الفلاح کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے۔

فجر کی اذان میں حی علی الفلاح کے بعد دو مرتبہ یہ کہا جائے:

"اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ" اس کے جواب میں یہ کہیں: صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ تم نے سچ کہا اور اچھا کام کیا اور تم نے حق کہا ہے"۔

جب اذان ہو تو اتنی دیر کے لیے سلام و کلام اور تلاوت وغیرہ تمام اشغال موقوف کر دے اور اذان کو غور سے سنے اور جواب دے۔اقامت کا بھی یہی حکم ہے۔جو اذان کے وقت باتوں میں مشغول رہے اس پر معاذ اللہ خاتمہ برا ہونے کا خوف ہے۔

جب مؤذن ''اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ'' کہے تو سننے والا درود شریف پڑھے اور مستحب ہے کہ اپنے انگوٹھوں کو بوسہ دے کر آنکھوں سے لگائے اور یہ پڑھے: ''قُرَّۃُعَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمعِ وَالْبَصَرِ''۔

ایسا کرنے والے کو حضور نبی مکرم ﷺ اپنے ساتھ جنت میں لے جائیں گے۔

جماعت کے وقت جو کلمات کہے جاتے ہیں انہیں اقامت کہتے ہیں، یہ اذان کی مثل ہے سوائے اس کے کہ اقامت میں حی علی الفلاح کے بعد دو مرتبہ یہ بھی کہا جاتا ہے: قد قامت الصلوٰۃ

''نماز کے لیے جماعت کھڑی ہوگئی''۔ اسکے جواب میں یہ کہا جائے: ''اللہ اس کو قائم رکھے اور ہمیشہ رکھے جب تک آسمان اور زمین قائم ہیں''۔

اقامت کے وقت کوئی شخص آیا تو اسے کھڑا ہو کر انتظار کرنا مکروہ ہے، اسے چاہیے کہ بیٹھ جائے اور جب مُکبّر حی علی الفلاح پر پہنچے اسوقت کھڑا ہو۔ یونہی جو لوگ مسجد میں بیٹھے ہیں وہ بھی بیٹھے رہیں اور اس وقت کھڑے ہوں جب مُکبّر حی علی الفلاح پر پہنچے۔ یہی حکم امام کے لیے ہے۔

اگر چند اذانیں سنے تو سننے والے کو پہلی اذان کا جواب دینا چاہیے اور بہتر ہے کہ سب کا جواب دیدیا جائے۔ خطبہ کی اذان کا جواب زبان سے دینا مقتدیوں کو جائز نہیں۔ اذان کے بعد درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھنی چاہیے:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃ. اٰتِ سَیِّدَ نَا مُحمَّدَا نِ الْوَسِیلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَاماً مَّحمُوْ دَانِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہ، وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہ، یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ط اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَاد ط بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

ترجمہ ''اے اللہ! اے اس دعوتِ کامل اور قائم ہونے والی نماز کے مالک! تو

ہمارے سردار حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وسیلہ، فضیلت اور بلند درجہ عطا کر اور ان کو اس مقامِ محمود پر فائز فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے، اور ہمیں قیامت میں ان کی شفاعت عطا فرما، بیشک تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا''۔

نمازوں کی رکعات

نمبرشمار	نمازوں کے نام	سنت مؤکدہ	فرض	سنت مؤکدہ	نفل	وتر	نفل	میزان
1	فجر	2	2					4
2	ظہر	4	4	2	2			12
3	عصر	4(غیرمؤکدہ)	4					8
4	مغرب		3	2	2			7
5	عشاء	4(غیرمؤکدہ)	4	2	2	3	2	17

سنتیں بعض مؤکدہ ہیں کہ شریعت میں اس پر تاکید آئی، بلا عذر ایک بار بھی ترک کرے تو فاسق، مردودُ الشہادۃ اور مستحقِ نار ہے، اور بعض ائمہ نے فرمایا کہ وہ گمراہ ٹھہرایا جائے گا اور گناہگار ہے اگرچہ اس کا گناہ واجب کے ترک سے کم ہے۔ سنت کے ترک کرنے کی عادت بنالینا حرام کے قریب ہے اور ایسے شخص کے متعلق اندیشہ ہے کہ معاذ اللہ شفاعت سے محروم ہو جائے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''جو سنت کو ترک کرے گا اسے میری شفاعت نہ ملے گی''۔

نماز کی شرائط

نماز کی چھ شرائط ہیں:

طہارت، سترِ عورت، استقبالِ قبلہ، وقت، نیت، تکبیرِ تحریمہ۔

1۔نماز کی پہلی شرط طہارت ہے یعنی نمازی کا جسم اور لباس پاک ہونا چاہیے نیز جس جگہ نماز پڑھی جائے وہ بھی نجاست سے پاک ہونی ضروری ہے۔طہارت کے لیے اگر حاجت ہو تو غسل کیا جائے ورنہ وضو کرنا ضروری ہے۔وضو، غسل، تیمّم اور کپڑے پاک کرنے سے متعلق ضروری مسائل پہلے بیان کیے جا چکے ہیں۔

2۔نماز کی دوسری شرط سترِ عورت ہے یعنی بدن کا وہ حصہ جس کا چھپانا فرض ہے اسے چھپایا جائے۔مرد کے لیے ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک کا حصہ سترِ عورت ہے۔جبکہ عورت کے لیے دونوں ہتھیلیوں، پاؤں کے تلووں اور چہرے کے سوا سارا بدن عورت یعنی چھپانے کی چیز ہے۔نماز کے علاوہ عورت کو نامحرموں سے چہرے کا پردہ کرنا بھی لازم ہے۔

اتنا باریک لباس جس سے بدن کی رنگت جھلکتی ہو یا ایسا باریک دوپٹہ جس سے بالوں کی سیاہی چمکے، ستر کے لیے کافی نہیں یعنی ایسے لباس میں نماز نہیں ہوتی بلکہ ایسا لباس نماز کے علاوہ بھی حرام ہے۔

3۔نماز کی تیسری شرط استقبالِ قبلہ یعنی کعبہ شریف کی طرف منہ کرنا ہے۔نمازی کا منہ اور سینہ قبلہ کی طرف ہونا چاہیے۔

4۔چوتھی شرط نماز کا وقت ہے۔فجر کی نماز کا وقت صبحِ صادق سے لے کر سورج کی کرن چمکنے تک ہے۔یعنی سورج طلوع ہونے سے پہلے نمازِ فجر مکمل کر لینی چاہیے۔ظہر کی نماز کا وقت سورج ڈھلنے سے اس وقت تک ہے جب ہر چیز کا سایہ اصل سائے سے دوگنا ہو جائے۔اصلی سایہ وہ ہے جو سورج کے خط نصفُ النہار پر پہنچنے کے وقت ہوتا ہے۔عصر کی نماز کا وقت ظہر کا وقت ختم ہونے سے لے کر سورج غروب ہونے تک ہے۔غروبِ آفتاب سے قبل بیس منٹ کا وقت مکروہ

ہوتا ہے اس سے پہلے نمازِ عصر پڑھ لینی چاہیے اگر کسی وجہ سے نہ پڑھی ہو تو اس مکروہ وقت میں پڑھ لینی چاہیے۔

مغرب کا وقت غروبِ آفتاب سے شفق غروب ہونے تک ہے جبکہ عشاء کا وقت شفق غروب ہونے سے لے کر طلوعِ فجر تک ہے البتہ نصف شب سے زائد تاخیر مکروہ ہے۔

5۔نماز کی پانچویں شرط نیت ہے۔نیت دل کے پکے ارادے کو کہتے ہیں اسکا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اگر اس وقت کوئی پوچھے کہ کون سی نماز پڑھ رہے ہو تو فوراً بتا دے،اگر سوچ کر بتائے گا تو نماز نہ ہوگی۔زبان سے نیت کہہ لینا مستحب ہے اور اس کے لیے کسی زبان کی قید نہیں۔بہتر ہے کہ تکبیر اولیٰ کہتے وقت نیت کرے۔

6۔نماز کی چھٹی شرط تکبیر تحریمہ ہے یعنی اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کی جائے۔لفظ ''اللہ'' کو ''آللہ'' یا ''اکبر'' کو ''اکبار'' کہا تو نماز نہ ہوگی بلکہ اگر انکے فاسد معانی سمجھ کر جان بوجھ کر ایسا کہے تو کافر ہے۔

کن اوقات میں نماز منع ہے؟

جن اوقات میں نماز پڑھنا مکروہ ہے ان میں طلوعِ آفتاب سے بیس منٹ بعد تک،غروبِ آفتاب سے بیس منٹ قبل سے غروب تک اور ضحوہ کبریٰ یعنی نصفُ النہار شرعی سے نصفُ النہار حقیقی یعنی زوال تک کا وقت شامل ہیں۔ان اوقات میں کوئی نماز یا سجدہ تلاوت جائز نہیں،ان اوقات کے علاوہ ہر وقت قضا نمازیں اور نوافل پڑھے جا سکتے ہیں،البتہ صبحِ صادق سے طلوعِ آفتاب تک،اور نماز عصر سے آفتاب غروب ہونے تک کوئی نفل نماز،اور امام کے خطبہء جمعہ کے لیے کھڑے ہونے سے لے کر فرض جمعہ ختم ہونے تک نفل اور سنت دونوں جائز نہیں۔

نماز پڑھنے کا مسنون طریقہ

باوضو قبلہ کی طرف منہ کر کے اس طرح کھڑے ہوں کہ دونوں پاؤں کے درمیان چار انگل کے فاصلہ رہے پھر اپنے ہاتھ کانوں تک اس طرح اٹھائیں کہ انگوٹھے کانوں کی لو سے چھو جائیں اور انگلیاں نہ ملی ہوئی ہوں نہ خوب کھلی ہوئی بلکہ اپنی اصل حالت پر ہوں اور ہتھیلیاں قبلہ رخ ہوں پھر نیت کر کے اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھ ناف کے نیچے لا کر اس طرح باندھ لیں کہ دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کی پشت پر اور درمیانی تین انگلیاں کلائی کی پشت پر ہوں پھر انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے حلقہ بنا کر بائیں کلائی کو پکڑ لیں اور ثناء پڑھیں۔

ثناء:

سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰهَ غَیْرُکَ

ترجمہ ''پاک ہے تو اے اللہ! اور میں تیری حمد کرتا ہوں، تیرا نام برکت والا ہے اور تیری عظمت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں''۔

پھر تعوذ اور تسمیہ پڑھ کر فاتحہ پڑھیں۔

تعوذ: **اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط**

ترجمہ ''میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی، شیطان مردود سے''۔

تسمیہ: **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○**

ترجمہ ''اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا ہے''۔

سورۂ فاتحہ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِکِ یَوْمِ

الـدِّیْنِ ○ اِیَّـاکَ نَـعْبُـدُ وَاِیَّـاکَ نَستَعِیْنُ ○اِھْـدِنَـا الصِّـرَاطَ الْـمُسْتَقِیْم ○ صِـرَاطَ الَّـذِیْـنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۵ غَیْـرِ الْـمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلاَالضَّآلِّیْنَ○

ترجمہ''سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا،بہت مہربان رحمت والا،روزِ جزا کا مالک،ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں،ہم کوسیدھا راستہ چلا،راستہ انکا جن پرتو نے احسان کیا،نہ ان کا جن پرغضب ہوا،اور نہ بہکے ہوؤں کا''۔(کنزالایمان ازاعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلویؒ)

سورہ فاتحہ کے بعد آہستہ سے آمین کہیں،اسکے بعد کوئی سورت یا تین آیات یا تین آیات کے برابر کوئی آیت پڑھیں۔

پھراللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جائیں اور ہاتھوں کی انگلیاں کھول کر گھٹنوں کومضبوطی سے پکڑ لیں اوراتنا جھکیں کہ سراور کمرایک سطح پر رہے۔رکوع میں نظر دونوں پاؤں کی پشت پر رہے جبکہ قیام کے دوران نگاہ سجدے کی جگہ رکھنی چاہیے۔

رکوع میں کم سے کم تین بار یہ پڑھیں۔سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمط

ترجمہ''پاک ہے میراپروردگارعظمت والا''۔

پھرتسمیع کہتے ہوئے کھڑے ہوجائیں۔

تسمیع: سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ‘ط

''اللہ نے اس کی سن لی جس نے اس کی تعریف کی''۔پھرتحمید کہیں۔

تحمید: رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُط

''اے ہمارے مالک!سب تعریف تیرے ہی لیے ہے''پھرتکبیر کہتے ہوئے یوں سجدہ میں جائیں کہ پہلے گھٹنے اور پھر دونوں ہاتھ زمین پر رکھیں،پھرناک

اور پھر پیشانی زمین پر جمائیں اور چہرہ دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھیں۔
اس بات کا خیال رہے کہ سجدے کے دوران ناک کی ہڈی زمین پر صحیح لگی ہوئی ہو، نظر ناک کے سرے پر رہے، دونوں پاؤں کی تمام انگلیاں زمین پر قبلہ رخ لگی ہوں اور دونوں ہتھیلیاں زمین پر قبلہ رخ بچھی ہوں۔ نیز دونوں بازو کروٹوں سے اور پیٹ رانوں سے اور رانیں پنڈلیوں سے جدا رہیں۔ سجدے میں کم از کم تین بار یہ تسبیح پڑھیں۔ **سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی** ''پاک ہے میرا پروردگار بہت بلند'' سجدے سے اٹھتے ہوئے تکبیر کہیں اور بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھیں اور دایاں پاؤں کھڑا کر کے اسکی انگلیاں قبلہ رخ کر لیں۔ اس دوران ہتھیلیاں رانوں پر بچھا کر گھٹنوں کے پاس اس طرح رکھیں کہ انگلیاں قبلہ رخ رہیں۔ پھر تکبیر کہتے ہوئے اسی طرح دوسرا سجدہ کریں۔ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اس طرح کھڑے ہوں کہ پہلے سر اٹھائیں پھر ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھ کر پنجوں کے بل کھڑے ہو جائیں۔

اب سورۂ فاتحہ اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر قرأت شروع کر دیں۔ پھر اسی طرح رکوع اور سجدے کر کے دایاں پاؤں کھڑا کر کے بائیں پاؤں پر بیٹھ جائیں اور تشہد پڑھیں۔

تشہد:

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبٰتُ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَاالنَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَا تُہ‘ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ○ اَشْھَدُاَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہ‘ وَرَسُوْلُہ‘○

ترجمہ:۔ ''تمام قولی عبادتیں اور تمام فعلی عبادتیں اور تمام مالی عبادتیں اللہ ہی

کے لیے ہیں، سلام ہو آپ پر اے نبی (ﷺ) اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں۔ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اسکے بندے اور رسول ہیں''۔

تشہد پڑھتے وقت جب ''اشھدان لا'' کے قریب پہنچیں تو دائیں ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کو ملا کر حلقہ بنائیں اور چھوٹی نگلی اور اسکے ساتھ والی انگلی کو ہتھیلی سے ملا دیں اور لفظ ''لا'' پر شہادت کی انگلی اٹھائیں اور ''اِلّا'' پر نیچے کر لیں اور پھر سب انگلیاں فوراً سیدھی کر لیں۔قعدہ کے دوران نظر اپنی گود کی طرف رکھیں۔اگر فرض نماز ہو اور دو سے زیادہ رکعتیں پڑھنی ہوں تو تشہد کے بعد کھڑے ہو جائیں اور اگلی رکعتوں کے قیام میں سورہ فاتحہ کے بعد چھوٹی سورت نہ ملائیں۔آخری قعدہ میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھیں۔

درودِ ابراہیمی:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○

ترجمہ:''اے اللہ! درود بھیج ہمارے سردار حضرت محمد (ﷺ) پر اور انکی آل پر جس طرح تو نے درود بھیجا سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر اور انکی آل پر، بیشک تو سراہا ہوا بزرگ ہے۔اے اللہ! برکت نازل کر ہمارے سردار حضرت محمد (ﷺ) پر اور انکی آل پر جس طرح تو نے برکت نازل کی سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر اور انکی آل پر، بیشک تو سراہا ہوا بزرگ ہے''۔پھر یہ دعا' یا کوئی اور دعائے ماثورہ پڑھ لیں۔

دعا:

رَبِّ اجۡعَلۡنِی مُقِیۡمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنۡ ذُرِّیَّتِیۡ ق صلے رَبَّنَا وَ تَقَبَّلۡ دُعَآءِ○ رَبَّنَا اغۡفِرۡلِی وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَوۡمَ یَقُوۡمُ الۡحِسَابُ○

ترجمہ ’’اے اللہ اے میرے رب! مجھے نماز قائم کرنے والا رکھ اور کچھ میری اولاد کو، اے ہمارے رب! اور ہماری دعا سن لے۔اے اللہ اے ہمارے رب! مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہوگا‘‘۔

پھر دائیں کندھے کی طرف منہ کر کے سلام کہیں (**السّلام علیکم ورحمۃ اللہ**) اور پھر بائیں طرف بھی۔ ’’تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت‘‘۔نماز کے بعد دونوں ہاتھ سینے کے مقابل اٹھا کر اللہ تعالیٰ سے اخلاص و عاجزی سے دعا مانگیں اور دعا کے بعد اپنے ہاتھ چہرے پر پھیر لیں۔

☆ اگر چار رکعت سنت یا نفل نماز پڑھیں تو تیسری اور چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی چھوٹی سورت یا اسکے برابر آیات بھی پڑھیں۔سنتِ غیر مؤکدہ اور نفل نماز کے پہلے قعدہ میں تشہد کے بعد درود شریف اور دعا بھی پڑھیں اور تیسری رکعت کے شروع میں ثناء بھی پڑھیں۔

☆ اگر جماعت سے نماز پڑھیں تو پہلی رکعت کے قیام میں صرف ثناء پڑھیں اور خاموش کھڑے رہیں یونہی دیگر رکعتوں کے قیام میں بھی مقتدی کو قرآت نہیں کرنی چاہیے۔رکوع سے اٹھتے وقت **سمع اللہ لمن حمدہ** صرف امام کہے اور مقتدی تحمید (**ربنا لک الحمد**) کہے۔

❁❁❁❁❁

نماز کے فرائض

نماز کے سات فرائض ہیں:

1۔ تکبیر تحریمہ جو دراصل نماز کی شرائط میں سے ہے مگر نماز کے افعال سے اسے نماز کے فرائض میں بھی شمار کیا جاتا ہے۔ اگر تکبیر تحریمہ کہنے کے وقت نماز کی کوئی بھی شرط نہ پائی گئی تو نماز نہ ہوگی۔
اگر مقتدی نے لفظ ''اللہ'' امام کے ساتھ کہا لیکن ''اکبر'' کو امام سے پہلے ختم کر لیا تو نماز نہ ہوئی۔ اگر مقتدی امام کو رکوع کی حالت میں پائے تو مقتدی کو چاہیے کہ تکبیر تحریمہ قیام کی حالت میں کہے اور پھر دوسری تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں جائے۔ اگر رکعت کا رکوع مل جائے تو تکبیر اولیٰ کی فضیلت مل جاتی ہے۔

2۔ قیام یعنی سیدھا کھڑا ہونا نماز میں فرض ہے۔ قیام اتنی دیر تک ہے جتنی دیر تک قرأت کی جائے۔ قیام اس وقت ساقط ہوگا جب کوئی کھڑا نہ ہو سکے یا سجدہ کرنے پر قادر نہ ہو یا اس سے مرض میں زیادتی ہوتی ہو یا ناقابلِ برداشت تکلیف ہوتی ہو۔
معمولی بخار یا قابلِ برداشت تکلیف کے باعث قیام چھوڑنا جائز نہیں، اسکی اہمیت اس قدر ہے کہ اگر مریض عصا یا خادم یا دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو سکتا

ہوتو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے۔اگر کچھ دیر کھڑا ہوسکتا ہوا گرچہ اتنا ہی کہ کھڑا ہو کہ اللہ اکبر کہہ لے تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر اتنا کہہ لے پھر بیٹھ کر نماز ادا کرے۔

3۔ قرأت یعنی تمام حروف کا مخارج سے ادا کرنا تا کہ ہر حرف دوسرے حرف سے ممتاز ہو جائے نیز ایسے پڑھنا کہ اسے خود سن سکے،فرض ہے۔محض لب ہلانا تلاوت کے لیے کافی نہیں۔پڑھنے کی تعریف یہ ہے کہ کم از کم اتنی آواز سے پڑھے کہ خود سن سکے جبکہ سننے سے مانع کوئی سبب مثلاً شور وغیرہ نہ ہوتو نماز نہ ہوگی۔

4۔ رکوع بھی فرض ہے۔اسکا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اتنا جھکا جائے کہ ہاتھ بڑھائیں تو گھٹنوں تک پہنچ جائیں اور اعلیٰ یہ ہے کہ کمر سیدھی ہو نیز سر اور پیٹھ یکساں اونچے ہوں۔

5۔ سجود یعنی ہر رکعت میں دو بار سجدہ کرنا فرض ہے۔پیشانی اور ناک کی ہڈی کا زمین پر جمنا سجدہ کی حقیقت ہے اور ہر پاؤں کی انگلی کا پیٹ لگنا شرط۔اگر کسی نے اس طرح سجدہ کیا کہ دونوں پاؤں زمین سے اٹھے رہے تو نماز نہ ہوئی بلکہ اگر صرف انگلی کی نوک زمین سے لگی جب بھی نماز نہ ہوئی۔

6۔ قعدہ اخیرہ یعنی تمام رکعتیں پڑھ کر اتنی دیر بیٹھنا کہ پوری تشہد پڑھ لی جائے، فرض ہے۔اگر سجدۂ سہو کیا تو اسکے بعد بقدرِ تشہد بیٹھنا فرض ہے۔

7۔ خروج بِصُنْعِہٖ یعنی آخری قعدہ کے بعد سلام پھیرنا فرض ہے۔قیام ورکوع وسجود اور قعدہ اخیرہ میں ترتیب بھی فرض ہے۔نیز جو چیزیں فرض ہیں ان میں امام کی پیروی مقتدی پر فرض ہے۔

واجباتِ نماز:

1 ۔ تکبیر تحریمہ کے لیے ''اللہ اکبر'' کہنا،

2 ۔ فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں اور دیگر نمازوں کی ہر رکعت میں ایک بار پوری سورت فاتحہ پڑھنا،

3 ۔ فرض کی پہلی دو اور باقی نمازوں کی ہر رکعت میں سورت فاتحہ کے بعد چھوٹی سورت یا ایک یا دو آیتیں تین چھوٹی آیات کے برابر پڑھنا،

4 ۔ ہر رکعت میں رکوع ایک ہی مرتبہ کرنا،

5 ۔ ہر رکعت میں سجدہ دو ہی مرتبہ کرنا،

6 ۔ قومہ یعنی رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا،

7 ۔ جلسہ یعنی دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا،

8 ۔ سجدے میں پیشانی اور ناک دونوں کو زمین پر لگانا،

9 ۔ سجدے میں دونوں پاؤں کی تین تین انگلیوں کا پیٹ زمین پر لگانا،

10۔ رکوع وسجدہ وقومہ وجلسہ میں کم از کم ایک بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار ٹھہرنا،

11۔ قعدہ اولیٰ یعنی تین یا چار رکعت والی نماز میں دو رکعت کے بعد بیٹھنا،

12۔ دونوں قعدوں میں التحیات وتشہد پڑھنا،

13۔ پہلے قعدہ میں تشہد کے بعد کچھ نہ پڑھنا،

14۔ پہلی رکعت کے بعد اور چار رکعت والی نماز میں تیسری رکعت کے بعد قعدہ نہ کرنا،

15۔ جہری نماز یعنی فجر ومغرب وعشاء میں امام کو آواز سے قرأت کرنا،

16۔ سری نماز یعنی ظہر وعصر میں امام کا آہستہ قرأت کرنا،

17۔ امام بلند آواز سے تلاوت کرے یا آہستہ اسوقت مقتدیوں کا خاموش رہنا،

18۔ سوائے قرأت کے تمام واجبات میں امام کی پیروی کرنا،

19۔ دوفرض یا دوواجب یا واجب وفرض کے درمیان تین تسبیح کے برابر وقفہ نہ ہونا،

20۔ دونوں طرف سلام پھیرتے وقت لفظ السلام کہنا،

21۔ وتر میں دعائے قنوت پڑھنا اور دعائے قنوت سے قبل تکبیر کہنا،

22۔ عیدین میں چھ تکبیریں اور دوسری رکعت کے رکوع کے لیے تکبیر کہنا،

23۔ آیتِ سجدہ تلاوت کرنے پر سجدہ ءتلاوت کرنا،

24۔ ہر فرض اور واجب کا اسکی جگہ پر ادا کرنا،

25۔ نماز کے ارکان سکون واطمینان سے ادا کرنا،

جب کوئی واجب بھولے سے رہ جائے یا کوئی واجب مکرر ادا کرلیا جائے یا کسی فرض کی ادائیگی میں تاخیر ہو جائے تو سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے۔سجدہ سہو کا طریقہ یہ ہے کہ آخری قعدے میں تشہد پڑھ کر دائیں طرف سلام پھیریں اور دو سجدے کر کے پھر تشہد، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیرلیں۔

اگر سورہ فاتحہ اور چھوٹی سورت پڑھنے کے درمیان تین بار سبحان اللہ کہنے کے برابر خاموش رہا تو سجدہ سہو واجب ہوگیا۔فرض، واجب اور مؤکدہ سنتوں کے قعدہ اولیٰ میں اگر تشہد کے بعد بھول کر اتنا کہہ لیا، **اللھم صل علیٰ محمد یا اللھم صل علیٰ سیدنا** تو سجدۂ سہو واجب ہوگیا۔

نماز کی سنتیں

☆ تکبیر تحریمہ کہتے وقت ہاتھ کانوں تک اٹھانا،

☆ ہتھیلیوں اور انگلیوں کا قبلہ رخ ہونا،

☆ تکبیر کے وقت چہرہ قبلہ رخ رکھنا (یعنی اسوقت سر جھکا ہوا نہ ہو)،

☆ تکبیر سے پہلے ہاتھ اٹھانا،

☆ دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھ کر گھیرا باندھ کر ناف کے نیچے رکھنا،
☆ ثناء، تعوذ اور تسمیہ آہستہ پڑھنا، فاتحہ کے بعد آہستہ آمین کہنا،
☆ ہر رکعت کے شروع میں آہستہ تسمیہ پڑھنا،
☆ ایک رکن سے دوسرے رکن میں جاتے وقت تکبیر کہنا،
☆ امام کا تمام تکبیروں، تسمیہ اور سلام کو بقدرِ حاجت بلند آواز سے کہنا،
☆ فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورہ فاتحہ پڑھنا،
☆ رکوع اور سجود میں تین تین بار تسبیح پڑھنا،
☆ رکوع میں گھٹنوں کو ہاتھوں سے پکڑنا اور انگلیاں خوب کھلی رکھنا،
☆ رکوع میں ٹانگیں سیدھی رکھنا اور سر اور کمر برابر رکھنا،
☆ رکوع سے اٹھتے وقت امام کا **سمع اللہ لمن حمدہ** اور مقتدی کا **ربنا لک الحمد** کہنا،
☆ اکیلے نماز پڑھنے والے کو دونوں یعنی تسمیع وتحمید کہنا،
☆ سجدے میں جاتے وقت پہلے گھٹنے پھر ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی رکھنا،
☆ سجدے سے اٹھتے وقت اسکے برعکس کرنا،
☆ سجدے میں بازو کروٹوں سے اور پیٹ رانوں سے جدا رکھنا،
☆ سجدے میں کلائیاں زمین سے اونچی رکھنا اور انگلیوں کا زمین پر ملی ہوئی حالت میں رکھنا،
☆ سجدے میں دونوں پاؤں کی تمام انگلیوں کے پیٹ زمین سے لگنا اور ان کا قبلہ رو ہونا،
☆ دوسری رکعت کے لیے پنجوں کے بَل اور گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر اٹھنا (اگر عذر نہ ہو)،

☆ دونوں سجدوں کے درمیان دایاں پاؤں کھڑا کر کے بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھنا،

☆ بیٹھنے کی حالت میں دونوں ہاتھوں کو رانوں پر اور انگلیوں کو اصل حالت پر رکھنا،

☆ تشہد میں لفظ ''لا'' پر کلمہ کی انگلی اٹھانا اور ''اِلَّا'' پر گرا کر سب انگلیاں سیدھی کر لینا،

☆ آخری قعدہ میں درود شریف اور دعا پڑھنا،

☆ پہلے دائیں اور پھر بائیں طرف سلام کہنا۔

یہ سب امور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتیں ہیں۔ان میں سے اگر کوئی سنت بھولے سے رہ جائے یا قصداً ترک کی جائے تو نماز نہیں ٹوٹے گی مگر جان بوجھ کر سنت چھوڑنا ناجائز ہے۔

عورتوں کی نماز

عورتوں کی نماز مردوں سے مندرجہ ذیل امور میں مختلف ہے:

☆ نماز سے قبل خواتین کو اس بات کا اطمینان کر لینا چاہیے کہ انکے چہرے، ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلووں کے سوا تمام جسم دبیز کپڑے سے ڈھکا ہوا ہے۔ایسا باریک کپڑا جس سے بدن کی رنگت جھلکتی ہو یا ایسا باریک دوپٹہ جس سے بالوں کی سیاھی چمکے، پہن کر نماز پڑھی تو نماز نہ ہو گی۔گردن، کان، سر کے لٹکتے ہوئے بال اور کلائیاں چھپانا بھی فرض ہے۔

☆ چہرے، ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلوؤں کے سوا کوئی عضو نماز شروع کرتے وقت چوتھائی مقدار میں کھلا ہوا اور اسے چھپائے بغیر اللہ اکبر کہہ لیا تو نماز شروع ہی

نہ ہوئی۔اور اگر نماز کے دوران کوئی عضو چوتھائی کے برابر اتنی دیر کھلا رہا جس میں تین بار سبحان اللہ کہا جا سکے تو نماز نہ ہوئی۔

☆ خواتین نماز شروع کرتے وقت اپنے ہاتھ کانوں کی بجائے صرف کندھوں تک اٹھائیں اور انہیں دوپٹوں سے باہر نہ نکالیں۔

☆ پھر تکبیر تحریمہ کہہ کر بائیں ہتھیلی سینے پر رکھ کر اسکی پشت پر دائیں ہتھیلی رکھیں۔

☆ رکوع کرتے وقت صرف اتنا جھکیں کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں، انگلیاں باہم ملی ہوئی ہوں اور گھٹنوں کو آگے کی طرف ذرا سا خم دے کر کھڑی رہیں، نیز انکے بازو پہلوؤں سے ملے ہوئے ہوں۔

☆ خواتین سجدہ سمٹ کر کریں یعنی پیٹ رانوں سے اور رانیں پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے اور بازو پہلوؤں سے ملا دیں اور کلائیاں زمین پر بچھا دیں نیز پاؤں کھڑے کرنے کی بجائے دائیں طرف نکال کر بچھا دیں۔

☆ قعدہ میں دونوں پاؤں دائیں جانب نکال دیں اور بائیں کولھے پر بیٹھیں۔

☆ خواتین کے لیے گھر کے اندر یعنی کمرے میں نماز پڑھنا صحن میں نماز پڑھنے سے اور تہہ خانے میں نماز پڑھنا کمرے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔(ابوداؤد)

نماز فاسد کرنے والی چیزیں

☆ بھول کر یا جان بوجھ کر کسی سے کلام کرنا،

☆ کسی کو سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا،

☆ کسی عذر کے بغیر کھانسنا،

☆ کسی کی چھینک کا جواب دینا،

☆ نماز کی حالت میں کھانا پینا،

☆ بلا عذر سینہ کو جہتِ کعبہ سے پھیرنا،

☆ کسی تکلیف کے باعث رونا،

☆ وضوٹوٹ جانا،

☆ قرأت یا اذکار میں سخت غلطی کرنا،

☆ دونوں ہاتھوں سے ایسا کام کرنا جس سے دیکھنے والا سمجھے کہ یہ حالتِ نماز میں نہیں،

☆ نماز کے کسی رکن میں کوئی غیر متعلقہ کام تین بار کرنا مثلاً ایک رکن میں تین بار کھجانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔اسی طرح کہ ایک بار کھجا کر ہاتھ ہٹا لیا پھر کھجایا اور ہاتھ ہٹا لیا پھر تیسری بار کھجایا اور ہاتھ ہٹا لیا۔اگر ایک بار ہاتھ رکھ کر چند مرتبہ کھجایا تو اسے ایک ہی مرتبہ شمار کیا جائے گا۔

کھنکارنے میں جب دو حرف ظاہر ہوں جیسے اح تو نماز فاسد ہو جائے گی جبکہ نہ عذر ہو نہ کوئی صحیح غرض۔اگر عذر ہو مثلاً طبیعت کا تقاضا ہو یا کسی صحیح غرض کے لیے ایسا کیا مثلاً آواز صاف کرنے کے لیے یا امام سے غلطی ہوگئی،اسلیے کھنکارتا ہے کہ وہ درست کرلے یا اس لیے کھنکارتا ہے کہ دوسرے شخص کو اسکا نماز میں ہونا معلوم ہو،ان صورتوں میں نماز فاسد نہیں ہوتی۔

نماز کے مکروہات

☆ نماز میں کپڑے یا داڑھی یا بدن کے ساتھ کھیلنا،

☆ کپڑا اسمیٹنا مثلاً سجدہ میں جاتے وقت آگے یا پیچھے سے کپڑا اٹھا لینا،

☆ کپڑا لٹکانا مثلاً سر یا کندھے پر رومال یا چادر اس طرح ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں،

☆ آستین آدھی کلائی سے زیادہ چڑھی ہوئی ہونا،

☆ شدت کا پیشاب پاخانہ معلوم ہوتے وقت یا غلبہء ریاح کے وقت نماز پڑھنا،

☆ آسمان کی طرف نظریں اٹھانا یا اِدھر اُدھر منہ پھیر کر دیکھنا،

☆ انگلیاں چٹخانا یا ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا،

☆ کمر پر ہاتھ رکھنا (نماز کے علاوہ بھی ایسا نہ کیا جائے)

☆ مرد کا سجدہ میں کلائیوں کو بچھانا،

☆ کسی کے چہرے کے سامنے نماز پڑھنا،

☆ نماز میں جان بوجھ کر جماہی لینا،

☆ جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو اسے پہن کر نماز پڑھنا،

☆ شلوار کا کپڑا نیفے کے پاس سے گھرسنا، یا پتلون کے پائنچے موڑ لینا

☆ کُرتے یا قمیض کے بٹن نہ لگانا کہ سینہ کھلا رہے،

☆ نمازی کے آگے یا دائیں بائیں یا سر پر تصویر کا ہونا،

☆ امام سے پہلے رکوع وسجود کرنا یا سجدے سے سر اٹھانا،

☆ قیام کے علاوہ کسی اور رکن میں قرآن مجید پڑھنا،

☆ قرأت کو رکوع میں ختم کرنا،

☆ سجدہ کو جاتے وقت بلا عذر گھٹنوں سے پہلے ہاتھ نیچے رکھنا یا سجدہ سے اٹھتے وقت ہاتھ اٹھانے سے قبل گھٹنے اٹھا لینا،

☆ قبر کے سامنے نماز پڑھنا جبکہ درمیان میں کوئی آڑ نہ ہو،

☆ واجب صحیح طرح ادا نہ کرنا مثلاً رکوع وسجود میں پیٹھ سیدھی نہ کرنا، قومہ اور جلسہ میں سیدھے ہونے سے پہلے سجدہ کو چلے جانا وغیرہ،

☆ سورتوں کی ترتیب کے اُلٹ یعنی ترتیب کے خلاف قرآن مجید پڑھنا مثلاً

پہلی رکعت میں ''سورۃ الکافرون'' پڑھی ہو تو دوسری رکعت میں ''سورۃ الکوثر'' پڑھنا مکروہ ہے کہ یہ ترتیب کے خلاف ہے۔

☆ نماز میں آنکھیں بند رکھنا مکروہ ہے البتہ خشوع و خضوع کے لیے بند کرنا بہتر ہے۔

☆ مکروہ فعل سرزد ہونے سے نماز ناقص ہو جاتی ہے لہٰذا ایسی نماز دوبارہ پڑھنی چاہیے۔

☆ ننگے سر نماز پڑھنا خلافِ سنت ہے۔ سستی سے ننگے سر نماز پڑھنا یعنی ٹوپی پہننا بوجھ معلوم ہوتا ہو یا گرمی معلوم ہوتی ہو تو مکروہ تنزیہی ہے اور اگر نماز کی تحقیر مقصود ہے مثلاً یہ سمجھنا کہ ''نماز کوئی ایسی عظیم الشان چیز نہیں جس کے لیے ٹوپی یا عمامہ پہنا جائے'' تو یہ کفر ہے اور خشوع و خضوع کے لیے برہنہ سر پڑھی تو مستحب ہے۔

نمازی کے آگے سے گزرنے کا مسئلہ

نمازی کے آگے سے گزرنا سخت گناہ ہے۔ آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والا جانتا کہ اس کا کیا گناہ ہے تو وہ سو برس کھڑا رہنا اس ایک قدم چلنے سے بہتر سمجھتا۔ دوسری روایت میں ہے کہ وہ زمین میں دھنس جانے کو اچھا سمجھتا مگر نمازی کے آگے سے نہ گزرتا۔

اگر کوئی نمازی کے آگے سے گزر جائے تو نماز نہیں ٹوٹتی البتہ گزرنے والا گناہگار ہوتا ہے اسی طرح نمازی کو بھی چاہیے کو ایسی جگہ نماز نہ پڑھے کہ گزرنے والوں کو پریشانی ہو۔

اگر نمازی کے آگے سُترہ ہو یعنی کوئی ایسی چیز جس سے آڑ ہو جائے تو سُترہ

کے بعد سے گزرنے میں کوئی حرج نہیں۔سُترہ کم ازکم ایک ہاتھ اونچا اور ایک انگلی کے برابر موٹا ہو۔امام کا سُترہ مقتدیوں کے لیے بھی سترہ ہے اس لیے اگر مسجد میں بھی مقتدی کے آگے سے گزرنا پڑے تو حرج نہیں جبکہ امام کے آگے سے نہ ہو۔

مسجد کے آداب

مسجد خدا تعالیٰ کا گھر ہے اس کے آداب کا خیال رکھنا بچوں اور بڑوں سب کے لیے ضروری ہے۔مسجد میں صاف لباس پہن کر جانا چاہیے۔کچا پیاز یا لہسن کھا کر مسجد میں جانا، جائز نہیں جب تک کہ بو باقی ہو۔اسی طرح ہر بدبودار چیز سے مسجد کو بچایا جائے۔

مسجد میں دنیاوی باتیں کرنا یا اونچی آواز سے گفتگو کرنا منع ہے۔حدیث شریف میں آیا ہے کہ مسجد میں دنیاوی باتیں کرنا نیکیوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جیسے آگ خشک لکڑیوں کو جلا دیتی ہے۔ایک اور حدیث پاک میں ارشاد ہوا کہ تم مسجد میں دنیاوی باتیں کرنے والوں کے قریب نہ بیٹھو کہ ان کو خدا سے کچھ کام نہیں۔

مسجد میں کھانا پینا اور سونا معتکف کے سوا کسی کو جائز نہیں لہٰذا اگر کھانے پینے کا ارادہ ہو تو اعتکاف کی نیت کر کے مسجد جائے اور کچھ ذکر الٰہی کرے یا نماز پڑھے، اب اسکے لیے ضرورتاً کھانا پینا جائز ہوگا۔مسجد میں بھیک مانگنا حرام ہے نیز کسی مانگنے والے کی مدد کرنا اور کسی گمشدہ چیز کو تلاش کرنا بھی منع ہے۔

مسجد کی دیواروں یا چٹائیوں یا دریوں پر یا انکے نیچے ناک ،تھوک یا میل وغیرہ ڈالنا ناجائز ہے۔ناپاک حالت میں مسجد میں جانا سخت گناہ ہے۔مسجد کے آداب کا اس حد تک خیال رکھنا چاہیے کہ وہاں اعضائے وضو کا پانی نہ گرنے پائے اور نہ ہی کوئی نماز باجماعت میں شامل ہونے کے لیے وہاں دوڑے۔

امامت کی شرائط

امامت کی مندرجہ ذیل چھ شرطیں ہیں۔

مسلمان، بالغ، عاقل، مرد ہونا، قرأت جاننا، معذور نہ ہونا۔

امامت کا مستحق وہ ہے جو صحیح العقیدہ اہلِ سنت و جماعت ہو، پرہیزگار ہو، طہارت و نماز کے احکام کو سب سے زیادہ جانتا ہو، اسے اتنا قرآن یاد ہو جو مسنون طور پر پڑھ سکے نیز قرآن کریم کے حروف مخارج سے ادا کرسکتا ہو۔

وہ بدمذہب جن کی بدمذہبی کفر کی حد کو نہ پہنچی اور وہ فاسق جو اعلانیہ کبیرہ گناہ کرتے ہیں جیسے بدکار، شرابی، جواری، سودخور، داڑھی منڈوانے یا ایک مشت سے کم رکھنے والے، ان کو امام بنانا گناہ ہے اور ان کے پیچھے نماز، مکروہ تحریمی اور واجبُ الاعادہ ہے۔ وہ بدمذہب جس کی بدمذہبی حدِ کفر کو پہنچ گئی ہو جیسے رافضی اگرچہ صرف صدیق اکبرؓ کی خلافت سے انکار کرتا ہو یا حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی شانِ اقدس میں تبرّا کہتا ہو۔ وہ جو تقدیر کا منکر ہو اور وہ جو شفاعت یا دیدارِ الٰہی یا عذابِ قبر یا کراماً کاتبین کا انکار کرتا ہو، ان کے پیچھے نماز نہیں ہوسکتی۔ اس سے سخت تر حکم ان لوگوں کا ہے جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں بلکہ متبع سنت بنتے ہیں اور اسکے باوجود بعض ضروریاتِ دین کو نہیں مانتے، اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ کی توہین کرتے ہیں یا کم از کم توہین کرنے والوں کو مسلمان جانتے ہیں، انکے پیچھے بھی بالکل نماز جائز نہیں۔

نمازِ باجماعت کی اہمیت

ہر عاقل بالغ قادر پر جماعت سے نماز پڑھنا واجب ہے۔ بلا عذر ایک بار بھی چھوڑنے والا گناہگار اور سزا کا مستحق ہے، اور کئی بار چھوڑنے والا فاسق اور

مردود الشہادت ہے، اس کو سخت سزا دی جائے گی۔

محبوبِ کبریا، احمدِ مختار ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے، ''میرا دل چاہتا ہے کہ چند جوانوں سے کہوں کہ بہت سا ایندھن جمع کر کے لائیں پھر میں انکے پاس جاؤں جو نمازیں بلا عذر گھروں میں پڑھتے ہیں، اوران کے گھروں کو جلا دوں''۔(مسلم)

نماز باجماعت کی فضیلت واہمیت سے متعلق احادیثِ مبارکہ کتاب کے آغاز ہی میں تحریر کی جا چکیں، اب یہ سمجھ لیجیے کہ کن صورتوں میں جماعت میں شریک نہ ہونے کی رخصت ہے؟ وہ صورتیں مندرجہ ذیل ہیں:

مریض جسے مسجد تک جانے میں مشقت ہو، اپاہج، جس کا پاؤں کٹ گیا ہو، جس پر فالج گرا ہو، اندھا، اتنا بوڑھا کہ مسجد تک جانے سے عاجز ہو، راہ میں سخت بارش یا شدید کیچڑ یا سخت تاریکی یا آندھی ہو، مال یا کھانے کے تلف ہونے کا اندیشہ ہو، تنگدست کو قرض خواہ کا خوف ہو، ظالم کا خوف ہو، پیشاب پاخانہ یا ریاح کی شدید حاجت ہو، گاڑی چھوٹ جانے کا اندیشہ ہو، کھانا حاضر ہو اور نفس کو اسکی شدید خواہش ہو، مریض کی تیمارداری کہ جماعت کے لیے جانے سے اسے تکلیف ہو گی اور وہ گھبرائے گا۔

اگلی صف میں جگہ ہوتے ہوئے پچھلی صف میں کھڑا ہونا مکروہ ہے اس لیے پہلی صف میں جگہ ہو اور پچھلی صف بھر گئی ہو تو اس کو چیر کر اگلی صف میں کھڑا ہو۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ اگلی صفیں چھوڑ کر پچھلی صفوں میں بیٹھتے ہیں۔ ان کا یہ فعل شریعت میں کیسا ہے؟ اس بارے میں دو احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے،

''اگر لوگ جانتے کہ اذان اور پہلی صف کا کیا اجر وثواب ہے تو ہر کوئی ان کا طلب گار ہوتا یہاں تک کہ وہ اس پر قرعہ اندازی کرتے''۔(بخاری، مسلم)

غیب جاننے والے آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے،''لوگ ہمیشہ پہلی صف سے پیچھے ہوتے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت سے دور کر کے آگ میں ڈال دے گا''۔(مسلم،ابوداؤد،نسائی،ابن ماجہ)

نمازِ وتر اور دعائے قنوت

صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ آقا و مولیٰ ﷺ نے وتر کی تین رکعتیں پڑھیں۔ابوداؤد اور ترمذی میں اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی حدیث سے بھی ثابت ہے کہ نورِ مجسم ﷺ وتر کی تین رکعت پڑھتے تھے۔

نماز عشاء میں تین رکعت وتر واجب ہیں اس ے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت پڑھ کر قعدہ کیا جائے اور تشہد پڑھ کر کھڑے ہو جائیں،تیسری رکعت میں تسمیہ،سورہ فاتحہ اور کوئی چھوٹی سورت پڑھ کر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائیں اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لیں اور دعائے قنوت پڑھیں۔

دعائے قنوت:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَ نَسْتَغْفِرُکَ وَ نُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ ط وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ ط اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ ط

ترجمہ''اے اللہ!ہم تجھ سے مدد طلب کرتے ہیں اور تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ کرتے ہیں اور ہر بھلائی کے ساتھ تیری

تعریف کرتے ہیں اور ہم تیرا شکر کرتے ہیں، ناشکری نہیں کرتے اور ہم جدا ہوتے ہیں اور اس شخص کو چھوڑتے ہیں جو تیرا گناہ کرے۔اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لیے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف دوڑتے اور خدمت کے لیے حاضر ہوتے ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں، بیشک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے''۔

دعائے قنوت پڑھنا اور اس کے لیے تکبیر کہنا بھی واجب ہے۔اگر کوئی دعائے قنوت پڑھنا بھول کر رکوع میں چلا جائے تو وہ قیام کی طرف نہ لوٹے بلکہ آخر میں سجدہ سہو کرلے۔اگر کسی کو دعائے قنوت یاد نہ ہو تو وہ رَبَّنَا اٰتِنَا......والی دعا پڑھ لے یا تین بار اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا کہے۔

نماز جمعہ

محبوبِ کبریا، مختارِ کُل، ختمِ الرُسُل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے،

''جس نے اچھی طرح وضو کیا پھر جمعہ کو آیا اور (خطبہ) سنا اور چپ رہا، اس کے ان گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی جو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہیں اور (مزید) تین دن (کے گناہوں کی بھی)۔اور جس نے کنکری چھوئی اس نے لغو کیا (یعنی خطبہ سننے کی حالت میں اتنا کام بھی لغو میں داخل ہے کہ کوئی کنکری پڑی ہو تو اسے ہٹا دیا جائے)''۔(مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابنِ ماجہ)

آقا و مولیٰ نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کا ارشادِ گرامی ہے، ''جو تین جمعے سستی کی وجہ سے چھوڑ دے گا اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر کردے گا (اور وہ غافلوں میں ہو جائے گا)''۔(ابوداؤد، ترمذی) ایک اور روایت میں ہے کہ ''جو تین جمعے بلا عذر چھوڑے وہ منافق ہے''۔(ابن خزیمہ)

نماز جمعہ فرض عین ہے اور اس کی فرضیت ظہر سے زیادہ مؤکدہ ہے اور اس کا منکر کافر ہے۔ ہر مسلمان مرد پر جو بالغ، تندرست، آزاد اور مقیم ہے، جمعہ فرض ہے۔ نماز جمعہ کے لیے جلدی جانا، مسواک کرنا، اچھے کپڑے پہننا، خوشبو لگانا اور پہلی صف میں بیٹھنا مستحب ہے اور غسل کرنا سنت ہے۔

جو چیزیں نماز میں حرام ہیں مثلاً کھانا پینا، سلام و کلام وغیرہ یہ سب خطبہ کی حالت میں بھی حرام ہیں البتہ خطیب امر بالمعروف کرسکتا ہے۔ جب خطبہ پڑھا جائے تو تمام حاضرین پر سننا اور چپ رہنا فرض ہے جن لوگوں تک امام کی آواز نہ پہنچ رہی ہو، انہیں بھی چپ رہنا واجب ہے۔ اگر کسی کو بری بات کرتے دیکھیں تو ہاتھ یا سر کے اشارے سے منع کرسکتے ہیں، زبان سے ناجائز ہے۔

عیدین کی نماز

عیدین کی نماز انہی لوگوں پر واجب ہے جن پر جمعہ فرض ہے۔ جمعہ کی نماز کے لیے خطبہ شرط ہے جبکہ عیدین کی نماز میں یہ سنت ہے۔ نماز عید سے قبل نہ اذان ہے نہ اقامت۔ نماز عید سے قبل نفل پڑھنا مکروہ ہے خواہ گھر میں پڑھے یا عید گاہ میں، چاہے اس پر نمازِ عید واجب ہو یا نہیں۔

عید کی نماز کے بعد مصافحہ کرنا اور گلے ملنا جیسا کہ مسلمانوں میں رائج ہے، بہتر ہے کہ اسمیں اظہارِ مسرت ہے۔

حجامت بنوانا، ناخن ترشوانا، غسل کرنا، مسواک کرنا، اچھے کپڑے پہننا، خوشبو لگانا، عید گاہ کو پیدل جانا، راستے میں تکبیر کہتے جانا، دوسرے راستہ سے واپس آنا، خوشی ظاہر کرنا، کثرت سے صدقہ دینا، مبارکباد دینا، عیدالفطر میں نماز سے قبل صدقہ ءفطر دینا اور طاق تعداد میں کھجوریں کھالینا، عیدالاضحیٰ میں نماز سے قبل کچھ نہ

کھانا اور راستے میں بلند آواز سے تکبیر کہنا، یہ سب امور عید کے دن مستحب ہیں۔

قربانی کرنی ہو تو مستحب یہ ہے کہ پہلی سے دسویں ذی الحجہ تک نہ حجامت بنوائے نہ ناخن ترشوائے۔ نویں ذی الحجہ کی فجر سے لے تیرہ تاریخ کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد جو جماعتِ مستحبہ کے ساتھ ادا کی گئی، ایک بار بلند آواز سے ''تکبیر تشریق'' کہنا واجب اور تین بار افضل ہے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ.

نماز عید کا طریقہ

دونوں عیدوں کی نماز کا طریقہ ایک ہی ہے وہ یہ کہ دو رکعت واجب نماز عیدالفطر یا عیدالاضحیٰ کی نیت کر کے کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اور اللہ اکبر کہہ کر باندھ لیں۔ پھر ثناء پڑھ کر کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اور اللہ اکبر کہتے ہوئے چھوڑ دیں، پھر دوسری بار ہاتھ اٹھائیں اور تکبیر کہتے ہوئے چھوڑ دیں، پھر تیسری بار ہاتھ اٹھائیں اور تکبیر کہہ کر باندھ لیں۔ پھر امام بلند آواز سے سورہ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھ کر رکوع و سجود کرے گا۔

دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ اور کوئی سورت یا آیات کی تلاوت کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے تین بار کانوں تک ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہیں اور ہر بار ہاتھ چھوڑ دیں۔ پھر چوتھی بار بغیر ہاتھ اٹھائے تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں چلے جائیں اور نماز مکمل کریں۔ ہر دو تکبیروں کے درمیان تین تسبیح کے برابر ٹھہرنا چاہیے۔

نمازِ جنازہ

نماز جنازہ فرض کفایہ ہے یعنی ایک شخص نے بھی پڑھ لی سو سب بری الذمہ ہو گئے ورنہ جن کو خبر ملی اور وہ نمازِ جنازہ کو نہ آئے، وہ سب گناہگار ہوئے۔ جنازہ

پڑھتے وقت میت سامنے ہونی چاہیے، غائبانہ نماز جنازہ جائز نہیں ہے۔میت سے مراد وہ ہے جو زندہ پیدا ہوا اور پھر مر گیا۔ اگر بچہ مردہ پیدا ہو تو اس کی نمازِ جنازہ نہیں۔

اگر جنازہ تیار ہو اور وضو یا غسل کرنے میں نماز نکل جانے کا یقین ہو تو تیمّم کر کے نماز جنازہ پڑھ لی جائے۔ بعض لوگ جوتا پہنے اور بہت سے لوگ جوتے پر کھڑے ہو کر نمازِ جنازہ پڑھتے ہیں اگر جوتا پہن کر نماز پڑھی تو جوتا اور اسکے نیچے کی زمین دونوں کا پاک ہونا ضروری ہے اور اگر جوتے پر کھڑے ہو کر نماز پڑھی تو جوتے کا پاک ہونا ضروری ہے۔

نمازِ جنازہ میں درج ذیل دو رکن ہیں۔

اول: نماز جنازہ کھڑے ہو کر پڑھنا،

دوم: چار بار اللہ اکبر کہنا۔

نمازِ جنازہ میں تین چیزیں سنتِ مؤکدہ ہیں۔

۱۔اللہ تعالیٰ کی ثناء کرنا،

۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنا

۳۔میت کے لیے دعا کرنا

افضل یہ ہے کہ نماز جنازہ میں تین (یا طاق عدد میں) صفیں ہوں۔نماز جنازہ کا طریقہ یہ ہے کہ نیت کر کے اللہ اکبر کہہ کر ناف کے نیچے ہاتھ باندھ لیں اور یہ ثناء پڑھیں۔

سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَجَلَّ ثَنَآؤُکَ وَلَآ اِلٰهَ غَیْرُکَ ط

ترجمہ ”پاک ہے تو اے اللہ! اور میں تیری حمد کرتا ہوں، تیرا نام برکت والا ہے اور تیری شان بلند اور تیری ثناء برتر ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں“۔

پھر ہاتھ اٹھائے بغیر اللہ اکبر کہیں اور درود شریف پڑھیں۔ پھر بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہیں، اور دعا پڑھیں۔

بالغ مرد و عورت کے لیے دعا

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِ نَا وَ غَائِبِنَا وَصَغِیْرِ نَا وَ کَبِیْرِ نَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثٰنَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہ، مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہ، مِنَّا فَتَوَفَّہ، عَلَی الْاِیْمَانِ ط

ترجمہ ''اے اللہ بخش دے ہمارے زندوں اور مردوں کو، ہمارے حاضر اور غائب کو، ہمارے چھوٹے اور بڑے کو اور ہمارے مرد و عورت کو۔ اے اللہ! ہم میں سے تو جسے زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے تو جسے وفات دے اسے ایمان پر وفات دے''۔

نابالغ لڑکے کے لیے دعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطاً وَّاجْعَلْہُ لَنَآ اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعاً وَّمُشَفَّعاً ط

ترجمہ ''اے اللہ تو اس (لڑکے) کو ہمارے لیے پیش رو کر (یعنی آگے پہنچ کر سامان کرنے والا بنا) اور اس کو ہمارے لیے اجر اور ذخیرہ کر اور اس کو ہماری شفاعت کرنے والا بنا اور وہ بنا جس کی شفاعت قبول ہو''۔

نابالغ لڑکی کے لیے دعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطاً وَّاجْعَلْھَا لَنَآ اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَۃً وَّمُشَفَّعَۃً ط

ترجمہ ''اے اللہ تو اس (لڑکی) کو ہمارے لیے پیش رو کر (یعنی آگے پہنچ کر

سامان کرنے والی بنا) اوراس کو ہمارے لیے اجراور ذخیرہ کراوراس کو ہماری شفاعت کرنے والی بنااور وہ بنا جس کی شفاعت قبول ہو''۔

دعا پڑھنے کے بعد چوتھی بار اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ چھوڑ دیں اور دونوں طرف سلام پھیرلیں۔اس کے بعد صفیں توڑ دیں اورایک بار سورہ فاتحہ، تین بار سورہ اخلاص اور تین بار درود شریف پڑھ کر اس میت کو ایصالِ ثواب کریں اور اسکے لیے رحمت ومغفرت کی دعا مانگیں۔

آقا و مولیٰ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے،''جب تم میت کی نماز جنازہ پڑھ لوتو اب خاص اس کے لیے دعا کرو''۔(مشکوٰۃ بحوالہ ابوداؤد، ابنِ ماجہ، بیہقی)

تراویح کا بیان

تراویح مرد وعورت سب کے لیے سنتِ مؤکدہ ہے۔جمہور کا مذہب یہ ہے کہ تراویح کی بیس رکعتیں ہیں اور یہی احادیث سے ثابت ہے۔امام بیہقی نے صحیح سند کے ساتھ حضرت سائب بن یزیدؓ سے روایت کی کہ لوگ حضرت فاروق اعظمؓ کے زمانے میں بیش رکعت تراویح پڑھا کرتے تھے اور حضرت عثمان وحضرت علی رضی اللہ عنہما کے زمانے میں بھی یہی معمول تھا۔

مؤطا میں حضرت یزید بن رومانؒ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ کے زمانے میں لوگ رمضان میں عشاء کے بعد تئیس (۲۳) رکعتیں پڑھتے۔اجرت دیکر تراویح پڑھوانا، ناجائز ہے دینے والا اور لینے والا دونوں گناہگار ہیں۔

تراویح کا وقت فرض عشاء کے بعد سے طلوعِ فجر تک ہے۔اگر عشاء جماعت سے نہ پڑھ سکے تو تنہا عشاء پڑھ کر تراویح کی جماعت میں شریک ہو جائے مگر وتر تنہا پڑھے۔تراویح مسجد میں با جماعت پڑھنا افضل ہے۔

تراویح دو دو رکعت کر کے پڑھی جائیں۔ ہر چار رکعت کے بعد اتنی دیر بیٹھنا مستحب ہے جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھیں۔ بیٹھنے میں اختیار ہے کہ خاموش رہے یا کلمہ یا درود شریف پڑھے یا یہ تسبیح پڑھے:

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ ط سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْکِبْرِيَآءِ وَالْجَبْرُوْت ط سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ ط سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِکَةِ وَالرُّوْحِ ط اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ ط يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ ط صَلٰوة بَر مُحَمَّد صلّی اللّٰه عليه وَسَلّم

''پاک ہے وہ (اللہ) جو ملک اور بادشاہت والا ہے، پاک ہے وہ جو عزت، عظمت، ہیبت، قدرت، بڑائی اور جبروت والا ہے۔ پاک ہے وہ بادشاہِ حقیقی جو زندہ رہنے والا ہے، نہ اسکے لیے نیند ہے اور نہ موت۔ وہ بے انتہا پاک اور مقدس ہے ہمارا، فرشتوں کا اور روح کا مالک ہے۔ اے اللہ! ہمیں آگ سے بچا، اے بچانے والے، اسے نجات دینے والے، اے پناہ دینے والے، اے اللہ! حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحمت نازل فرما''۔

مسافر کی نماز

اسلام نے مسافر کو یہ سہولت دی ہے کہ وہ سفر میں نماز قصر کرے یعنی جو فرض نماز چار رکعت پر مشتمل ہو اسکی جگہ وہ دو رکعت پڑھے۔ آقا و مولیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، ''یہ ایک صدقہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم پر کیا ہے، تمہیں چاہیے کہ اسکا صدقہ قبول کرو'' مسافر پر واجب ہے کہ نماز میں قصر کرے، جس نے جان بوجھ کر چار رکعتیں پڑھیں وہ گناہگار ہوا، اسے توبہ کرنی چاہیے۔ سنتوں میں قصر نہیں

پوری پڑھنی چاہییں۔

شرعاً مسافر وہ شخص ہے جو ستاون میل سے کچھ زائد(اصل مقدار 57.375 میل یا92.33 کلومیٹر ہے) کے سفر کے ارادے سے اپنی بستی سے باہر نکل چکا ہو۔مسافر جب تک اپنے شہر میں واپس نہ پہنچے وہ نمازیں قصر کرتا رہے گا۔البتہ دوران سفر وہ کسی مقام پر پندرہ دن یا زائد قیام کا ارادہ کر لےتو وہ وہاں پوری نماز پڑھے گا بعد میں کسی وجہ سے وہاں پندرہ دن سے کم قیام کر سکے۔اسی طرح اگر کسی جگہ پندرہ دن سے کم قیام کی نیت ہو مگر کسی وجہ سے وہاں پندرہ دن سے زائد ٹھہرنا پڑے پھر بھی وہ قصر کرے گا۔

اگر مسافر مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھے تو چار رکعت ہی ادا کرے اور اگر مقیم لوگ مسافر امام کی اقتداء میں نماز ادا کریں تو امام کو چاہیے کہ وہ پہلے لوگوں کو اپنا مسافر ہونا بتا دے پھر دو رکعت کے بعد سلام پھیر لے اور مقیم مقتدی کھڑے ہو کر بقیہ دو رکعتیں پڑھیں مگر قیام میں سورہ فاتحہ پڑھنے کی مقدار خاموش کھڑے رہیں۔

چلتی ٹرین پر نماز نہیں ہوتی اس لیے جب اسٹیشن پر گاڑی رکے،اسوقت نماز ادا کرے اور اگر نماز کا وقت جا رہا ہو تو جس طرح بھی ممکن ہو پڑھ لے پھر جب موقع ملے تو نماز کا اعادہ کرے۔جو نماز سفر میں قضا ہوئی یا ناقص پڑھی گئی اسے منزل پر پہنچ کر لوٹانے میں ضروری ہے کہ اسے قصر ہی پڑھا جائے۔

❁❁❁❁❁

نماز کے متعلق

چند اہم سوالات اوران کے جوابات

ترتیب: علامہ صاحبزادہ عطاءالمصطفیٰ نوری

(پرنسپل جامعہ قادریہ رضویہ سرگودھا روڈ فیصل آباد)

سوال: نماز ادا کرتے وقت ہمارے ذہنوں میں مختلف دنیاوی خیالات اوروسوسے آتے ہیں جس کی وجہ سے ہم نماز پوری توجہ کے ساتھ ادا نہیں کر پاتے، ان کو روکنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ. ۙ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ. (المؤمنون:2-1)

''بے شک ایمان والوں نے فلاح حاصل کر لی جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں''۔

حضرت عثمان ابی العاصؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! شیطان میرے اور میری نماز کے درمیان حائل ہو جاتا ہے۔اور مجھ پر قرأت مشتبہ کر دیتا ہو ہے۔ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شیطان کو خنزب کہا جاتا ہے جب تم اس کو محسوس کرو تو اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو اور بائیں جانب تین بار تھوک دو۔حضرت

عثمان کہتے ہیں کہ میں نے اس طرح کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس شیطان کو مجھ سے دور کر دیا۔

خشوع وخضوع کا مطلب ہے دل سے اللہ تعالیٰ کی طرف مکمل طور پر متوجہ ہو کر نماز ادا کی جائے اس کے آگے جھک جانا، پست ہونا جسم ڈھیلا پڑ جائے، دل نرم ہو جائے، سر جھک جائے نگاہ پست ہو جائے، آواز دب جائے، جسم پر ہیبت طاری ہو جائے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ''اور کھڑے ہو اللہ کے حضور ادب سے''۔(البقرہ:238۔کنزالایمان)

نماز میں خشوع سے مراد دل اور جسم کی یہی کیفیت ہے۔روایت ہے ایک مرتبہ آپ ﷺ نے ایک شخص کو نماز میں اپنی داڑھی سے کھیلتے ہوئے دیکھا تو فرمایا اگر اس کے دل میں خشوع ہوتا تو اسکے سارے بدن کے اعضاء میں بھی خشوع ہوتا۔

جب آپ تکبیر تحریمہ کہتے وقت ہاتھ اوپر اٹھائیں تو دل میں نیت کریں کہ یا اللہ میں دنیا کی ہر چیز پیچھے پھینک کر تیری بارگاہ میں حاضر ہوں اور پھر ہاتھ باندھنے کے بعد جب ثناء یعنی سُبْحٰنَكَ اللّٰھُمَّ یا سورۃ فاتحہ پڑھے،تو اس کی ہر آیت کے معنوں پر غور کرے اور آیت پر وقف کرے تاکہ اطمینان سے نماز ادا ہو۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم (صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم) سورہ فاتحہ کی ہر آیت پر وقف فرماتے، الحمدللہ رب العالمین پڑھ کر وقف کرتے پھر الرحمٰن الرحیم پر وقف کرتے، لہٰذا بہتر یہ ہے کہ آیت پر رک کر سانس توڑ دے پھر دوسری آیت پڑھے۔حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد میں حاضر ہوئے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد کی ایک جانب تشریف فرما تھے۔اس شخص نے نماز ادا کی پھر خدمت اقدس میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا، آپ نے فرمایا وعلیکم السلام، جاؤ دوبارہ نماز پڑھو کہ تمہاری نماز نہ ہوئی، وہ گئے اور

نماز پڑھی، پھر حاضر ہو کر سلام عرض کیا، فرمایا وعلیکم السلام جاؤ نماز پڑھو کہ تمہاری نماز نہ ہوئی، تیسری بار کے بعد عرض کی، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) مجھے بتایئے کہ کس طرح نماز پڑھوں، ارشاد فرمایا: جب نماز پڑھنے لگو تو پہلے کامل وضو کرو، پھر کعبہ شریف کی طرف منہ کر کے اللہ اکبر کہو، پھر قرآن پڑھو جتنا آسانی سے پڑھ سکو، پھر رکوع کرو یہاں تک تمہیں رکوع میں اطمینان ہو جائے، پھر اٹھو یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدہ میں اطمینان ہو جائے، پھر اٹھو یہاں تک کہ بیٹھنے میں اطمینان ہو جائے، پھر دوسرا سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدہ میں اطمینان ہو جائے، پھر اٹھو یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر اسی طرح ساری نماز ادا کرو۔

مسلمان بھائیو اور بہنو! آپ نے غور فرمایا کہ اس حدیث میں جس نمازی کا ذکر ہے وہ رکوع اور سجدہ بہت جلدی جلدی کرتا تھا، قومے اور جلسہ کو صحیح طریقہ سے ادا نہیں کرتا تھا، رکوع اور سجدہ فرض ہے، قومہ اور جلسہ واجب ہے، مسلمان آج کل نماز کس طرح پڑھتے ہیں، جلدی جلدی وضو کیا اللہ اکبر کہا ثناء (یعنی سُبۡحٰنَكَ اللّٰهُمَّ) یا سورہ فاتحہ، سورہ اخلاص جلدی جلدی پڑھ کر رکوع میں پہنچے، ابھی کمر سیدھی نہیں ہوئی جلدی جلدی تسبیح پڑھی اور رکوع سے سر اٹھاتے ہی سجدے میں چلے گئے اور قومے کا پتہ ہی نہیں (یعنی رکوع کے بعد سیدھے کھڑے ہونا) اور سجدہ سے سر اٹھاتے ہی دوسرے سجدے میں چلے گئے اور جلسہ کا پتہ ہی نہیں (یعنی دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا واجب ہے) اور پھر دوران نماز زور زور سے جمائیاں لینا اور ڈکاریں مارنا بھی نماز میں بے ادبی ہے۔ جلدی جلدی مارا مار نماز پڑھنا بھی سخت ناپسندیدہ ہے۔ حکم یہ ہے کہ نماز کا ہر رکن پوری طرح سکون اور اطمینان سے ادا کیا جائے۔

تقریباً ہماری نماز عام طور پر بے چین، وضو بھی اچھی طرح نہ کیا اور دل کو بھی حاضر نہ رکھا اور رکوع وسجود، قومہ اور جلسہ اطمینان کے ساتھ نہ کیا تو ایسی نماز نور و برکت

سے خالی ہوگی، سب مسلمان بھائیوں اور بہنوں کو چاہیے کہ نماز کا ہر رکن بڑے آرام سے اور نماز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے مطابق پڑھنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کریں کہ ہم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہیں اور یہ نہیں تو پھر اتنا تو ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ تو ہمیں دیکھ رہا ہے۔اور دل میں یہ بھی خیال رکھے کہ موت کا فرشتہ میرے سر پر ہے۔ہوسکتا ہے یہ میری آخری نماز ہو۔مسلمان بھائی اور بہنیں اس طرح نماز پڑھیں گے تو انشاءاللہ امید ہے کہ ہمارے ذہنوں میں دنیاوی خیالات نہیں آئیں گے۔اور نماز قبولیت کا درجہ پائے گی اور اس پر بے شمار فیوض و برکات مرتب ہوں گے۔

سوال: اگر کوئی نماز پڑھ رہا ہے تو اس کے آگے سے گزرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: نمازی کے آگے سے گزرنا بہت سخت گناہ ہے۔حدیث میں فرمایا کہ اس میں جو کچھ گناہ ہے اگر گزرنے والا جانتا تو چالیس تک کھڑے رہنے کو گزرنے سے بہتر جانتا۔راوی کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ چالیس دن کہے یا چالیس مہینے یا چالیس برس کہے۔یہ حدیث ابی جہیمؓ سے مروی ہے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی جانتا کہ اپنے بھائی کے سامنے نماز میں آڑے ہو کر گزرنے میں کیا ہے تو سو برس کھڑا رہنا اس ایک قدم چلنے سے بہتر سمجھتا۔امام مالک نے روایت کیا کہ کعب احبار فرماتے ہیں کہ ”نمازی کے سامنے سے گزرنے والا اگر یہ جانتا کہ اس پر کیا گناہ ہے تو زمین میں دھنس جانے کو گزرنے سے بہتر جانتا۔اگر کوئی نمازی کے آگے سے گزرنا چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ سُترہ (یعنی لاٹھی وغیرہ) کھڑا کرنے کے بعد وہ نمازی کے آگے سے گزر سکتا ہے۔(بحوالہ بہار شریعت: باب 3: صفحہ 80)

سوال: اگر کسی نمازی نے ابتداء میں ثناء نہیں پڑھی یا رکوع یا سجدہ میں جاتے ہوئے تکبیر نہیں کہی یا کسی نے التحیات پڑھنے کے بعد درود شریف اور دعا نہیں پڑھی اور سلام پھیر دیا کیا اس طرح نماز ہو جائے گی؟

جواب: اگر کسی نمازی نے ابتداء میں بھول کر ثناء نہیں پڑھی، سورت فاتحہ پڑھنی شروع کر دی یا رکوع میں یا سجدے میں جاتے ہوئے تکبیر نہیں کہی یا کسی نے التحیات پڑھنے کے بعد درود شریف، دعا نہیں پڑھی سلام پھیر دیا تو اس طرح نماز ہو جائے گی۔ لیکن اگر کوئی جان بوجھ کر ثناء نہ پڑھے گا یا التحیات پڑھنے کے بعد درود شریف یا دعا نہ پڑھے گا تو ان سب صورتوں میں نماز دوبارہ پڑھے تاکہ نماز سنت کے مطابق ادا ہو جائے۔

سوال: دوران نماز موبائل فون کی گھنٹی بجنی شروع ہوگئی اب کیا کرنا چاہیے؟

جواب: نماز پڑھنے سے پہلے موبائل بند کر دینا چاہیے اگر آپ نے موبائل فون بند نہیں کیا اور گھنٹی بجنی شروع ہوگئی تو ایک ہاتھ سے فون کو فوراً بند کر دینا چاہیے۔

سوال: دورانِ نماز کپڑوں کا آگے یا پیچھے سے سمیٹنا یا بار بار ہاتھ کا استعمال کرنے میں کوئی حرج تو نہیں؟

جواب: کپڑے یا داڑھی یا بدن کے ساتھ کھیلنا یا سجدہ میں جاتے وقت کپڑوں کا آگے یا پیچھے سے سمیٹنا مکروہِ تحریمی ہے، یعنی ایسی نماز کو دوبارہ پڑھ لینا چاہیے۔ اور ہاتھوں کو بار بار چھوڑنا اگر کسی عذر کی وجہ سے ہو تو کسی ایک رکن میں دو دفعہ تک رخصت ہے۔ اگر ایک ہی رکن میں تین دفعہ ہاتھ چھوڑا تو نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

سوال: بعض لوگوں کے قمیض کے بازو اوپر ہیں یا گلے کے بٹن کھلے ہیں، کیا اس طرح نماز ادا کرنا درست ہے؟

جواب: اگر قمیض کے بازو اوپر ہیں یا گلے کے بٹن کھلے ہیں تو یہ مکروہ تحریمی ہے۔ لہٰذا قمیض کے بازو نیچے کر کے اور گلے کے بٹن بند کر کے نماز ادا کرنی چاہیے۔ (بہارشریعت)

سوال: دوران نماز اگر کسی کو بیت الخلاء جانے کی حاجت ہو جائے، یا پیٹ میں شدید قسم کی گیس ہو جائے، تو اس حالت میں نماز توڑ دینے میں کوئی حرج تو نہیں؟

جواب: پیشاب یا پاخانہ اگر آیا ہو تو یا پیٹ میں ہوا ہو تو ایسی حالت میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ ابوداؤد کی حدیث ہے کہ نہیں حلال ہے کسی کو جو ایمان رکھتا ہو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر، کہ نماز پڑھے اس حال میں کہ پیشاب کو روک رکھے یا پاخانہ کو یہاں تک کہ اس سے ہلکا ہو جائے (یعنی پیشاب یا پاخانہ سے فارغ ہونے کے بعد نماز پڑھے) لیکن دوران نماز اگر کسی کو بیت الخلاء جانے کی حاجت ہو یا پیٹ میں گیس وغیرہ شدید ہو جائے تو نماز توڑ دینی چاہیے۔ اور وقت اگر تنگ ہو کہ اگر دوبارہ وضو کریگا تو وقت جاتا رہے گا یعنی نماز قضاء ہو جائے گی تو پھر اگر وضو قائم رکھ کر نماز جاری رکھ سکتا ہو تو نماز کو نہ توڑے ایسی حالت میں ہی نماز پوری پڑھ لے۔ ہاں اگر وقت ہے اور جماعت نہیں ملے گی تو اس حالت میں نماز توڑ دینی چاہیے۔ اور پھر دوبارہ وضو کر کے نماز پڑھے۔

سوال: عینک لگا کر نماز پڑھنے میں کوئی حرج تو نہیں؟

جواب: حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مجھے سات ہڈیوں یعنی اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم فرمایا گیا ہے۔ پیشانی، دونوں ہاتھوں، دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں کی انگلیوں پر۔ (الحدیث) ناک پیشانی میں شامل ہے لہٰذا سجدہ میں ناک سخت حصہ تک بھی زمین پر لگانا واجب ہے۔ بغیر عذر ناک کو نہ لگانے سے نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے اور پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ

دوران سجدہ زمین پر لگائے رکھنا فرض ہے اور ہر پاؤں کی تین انگلیوں کا پیٹ زمین پر لگائے رکھنا واجب ہے اور تمام انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگائے رکھنا سنت ہے۔

اب آپ اپنا عینک والا مسئلہ سمجھیں کہ اگر عینک لگا کر سجدہ کرتے وقت پیشانی اور ناک سخت حدتک زمین پر ٹک جاتی ہے اور توجہ بھی عینک کی وجہ سے نہیں بٹتی تو کوئی حرج نہیں اور اگر مذکورہ طریقہ پر سجدہ نہیں ہوسکتا تو عینک کو اتار دینا لازم ہے اور اگر توجہ بٹتی ہو تو اتار دینا مستحب ہے۔تاکہ خشوع وخضوع میں فرق نہ آئے اور اتارنا یاد نہ رہا اور نماز شروع کر لی تو ایک ہاتھ کے ساتھ اتار دے۔خواہ سجدہ کو جاتے وقت اتارے۔

سوال: چار رکعت یا تین رکعت نماز کی نیت کی بھول کر کہ نماز پوری ہوگئی ہے، دو رکعت پڑھنے کے بعد غلطی سے سلام پھیر دیا اور سلام پھیرنے کے بعد یاد آیا کہ میں نے دو رکعت پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیا۔اب کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اس صورت میں اگر آپ نے نماز کے منافی یعنی جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے کوئی کام یا دنیاوی بات چیت نہیں کی، تو آپ کھڑے ہوجائیں، باقی جتنی نماز رہتی ہے، وہ پوری کریں اور آخر میں سجدہ سہو کرلیں۔نماز ہوجائے گی۔

سوال: ایک نماز میں اگر کسی نے غلطی سے دو، تین یا چار واجب چھوڑ دیئے، کیا ہر واجب کا علیحدہ علیحدہ سجدہ سہو کرنا چاہیے؟

جواب: نماز پڑھتے وقت غلطی سے بھول کر جتنے بھی واجب رہ جائیں سب کے لیے ایک ہی بار سہو کے دو سجدے کرنے سے نماز ہو جائے گی۔مثلاً نماز پڑھتے وقت اگر کسی نے بھول کر جن رکعتوں میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ سورت ملائی جاتی ہے کسی نے سورۃ فاتحہ کے ساتھ سورت نہیں ملائی یا وتر نماز میں دعائے

قنوت سے پہلے تکبیر نہیں کہی یا دعائے قنوت نہیں پڑھی تو ان سب صورتوں میں ایک بار ہی سجدہ سہو کرنے سے نماز ہو جائے گی۔(بہارشریعت:باب4:صفحہ 30)

سوال: بعض اوقات ہم بھول جاتے ہیں کہ یہ تیسری رکعت ہے یا چوتھی رکعت ہے،اب ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اگر شک پہلی دفعہ پڑ جائے تو دوبارہ نماز پڑھے۔اگر شک کرنے کی عادت ہے،تو اس کو تیسری سمجھے اور تیسری رکعت پر بھی التحیات پڑھے اور چوتھی رکعت پر بھی التحیات پڑھے اور آخر میں سجدہ سہو کرے۔(عالمگیری)

سوال: اگر کسی نے نماز پڑھنی شروع کی لیکن ثناء پڑھنی بھول گیا اور اعوذ باللہ یا بسم اللہ یا سورۃ فاتحہ پڑھنی شروع کر دی،کیا اب اعوذ باللہ یا سورۃ فاتحہ کو چھوڑ کر ثناء پڑھنی چاہیے؟

جواب: اگر کسی نے اعوذ باللہ یا سورۃ فاتحہ پڑھنی شروع کر دی اب ان کو چھوڑ کر ثناء نہ پڑھیں بلکہ آپ آگے پڑھتے جائیں اور سجدہ سہو کرنے کی بھی ضرورت نہیں۔

سوال: پہلی رکعت میں چھوٹی دوسری رکعت میں بڑی سورت پڑھنے میں کوئی حرج تو نہیں؟

جواب: نماز میں پہلی رکعت میں بڑی دوسری رکعت میں چھوٹی سورت پڑھنی چاہیے۔لیکن غلطی سے آپ نے دوسری رکعت میں بڑی سورت پڑھ لی تو اس میں کوئی حرج نہیں۔لیکن جان بوجھ کر ایسا نہیں کرنا چاہیے۔

سوال: دورانِ نماز سورتیں آگے پیچھے کر کے یعنی الٹ پڑھنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: نماز میں قرآنِ مجید ترتیب کے ساتھ پڑھنا واجب ہے،اگر کوئی بھول کر آگے

پیچھے سورت پڑھ لے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔اور نہ ہی سجدہ سہو کرنے کی ضرورت ہے۔ہاں قصداً ایسا کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

سوال: نماز کے دوران اگر کسی نمازی کو خارش وغیرہ ہو تو کون سا ہاتھ استعمال کرنا چاہیے؟

جواب: قیام کے دوران اگر خارش ہو تو دایاں ہاتھ استعمال کرنا چاہیے اور باقی نماز کے دوران بایاں ہاتھ استعمال کرنا چاہیے لیکن یہ ضرور یاد رہے کہ کسی ایک رکن میں صرف دو دفعہ کسی عذر مثلاً خارش کے لیے ہاتھ چھوڑ سکتا ہے اگر تین دفعہ ایک ہی رکن میں ہاتھ اپنی جگہ سے چھوڑا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔اگر کوئی صبر کرے اور خارش وغیرہ نہ کرے تو ان شاء اللہ امید ہے اللہ تعالیٰ اجر و ثواب عطا کرے گا۔

سوال: مسجد میں اگلی صفیں خالی ہیں،اور پچھلی صفیں بھری ہوئی ہیں،کیا اس صورت میں گردنیں پھلانگ کر آگے جا سکتے ہیں؟

جواب: اگلی صف میں جگہ خالی تھی،آنے والا شخص جو پچھلی صف میں بیٹھے ہیں ان کی گردنیں پھلانگ کر اگلی صف میں جا کر بیٹھ سکتا ہے۔کیونکہ پیچھے بیٹھنے والے نے اپنی حرمت آپ کھوئی،کیونکہ اسے چاہیے تھا کہ جب وہ آیا تھا تو پہلے آ کر اگلی صف میں بیٹھتا۔

سوال: دعا کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: حضرت عمر بن خطابؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) جب دعا میں ہاتھ اٹھاتے تو ہاتھوں کو اسوقت تک نیچے نہ کرتے تھے یہاں تک کہ انہیں اپنے چہرے پر ملتے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دعا مانگنے کا طریقہ یہ ہے کہ دعا کے وقت ہاتھ

اٹھائے جائیں اور بعد میں ان ہاتھوں کو چہرہ پر پھیر لیا جائے۔

علامہ طحاوی نے لکھا ہے کہ جب دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو ان کے درمیان کشادگی ہو یعنی ملے ہوئے نہ ہوں۔ دعا کے ادب سے یہ بھی ہے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد کرے، الحمد اللہ رب العالمین پھر رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھے مثلاً کہے والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین۔ دعا کے اول اور آخر میں آپ (ﷺ) پر درود پڑھا جائے تو وہ دعا رد نہیں ہوتی۔ حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا: دعا آسمان اور زمین کے درمیان موقوف رہتی ہے حتیٰ کے تم اپنے نبی (ﷺ) پر درود پڑھ لو۔ پھر اپنے لیے جو بھی دعائیں کرنی ہیں وہ کرے پھر آخر میں پڑھے:

سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ پھر درود شریف پڑھ کر اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرے۔

سوال: کیا دعا وسیلہ کے ساتھ مانگنی چاہیے؟

جواب: حضرت عمر بن خطابؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام سے (اجتہادی خطا) ہوگئی تو انہوں نے کہا: اے رب! بحق محمد (ﷺ) سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے بخش دے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا اے آدم تو محمد نے (ﷺ) کو کیسے جانا؟ حالانکہ میں نے انہیں پیدا نہیں کیا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: کیونکہ اے رب تو نے جب مجھے اپنے دست قدرت سے پیدا کیا اور تو نے مجھ میں اپنی پسندیدہ روح پھونکی تو میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو عرش کے پایوں پر **لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰـهِ** لکھا ہوا تھا۔ سو میں نے جان لیا کہ تو نے جس کے نام کو اپنے نام کیساتھ

ملا کر لکھا ہے وہ تجھ کو تمام مخلوق میں زیادہ محبوب ہوگا۔ اللہ عزوجل نے فرمایا: اے آدم! تو نے سچ کہا۔ وہ مجھے مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب ہے۔ اور کیونکہ تم نے ان کے وسیلہ سے سوال کیا ہے اس لیے میں نے تم کو بخش دیا۔ اگر محمد (ﷺ) کو پیدا کرنا نہ ہوتا تو تم کو پیدا نہ کرتا۔ (شرح صحیح مسلم:7/59)

حدیث شریف ہے کہ حضرت عثمان بن حنیفؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص نبی (ﷺ) کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کیا آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ میری آنکھیں ٹھیک کر دے۔ آپ (ﷺ) نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں اس کام کو مؤخر کر دوں۔ اور یہ تمہارے لیے بہتر ہوگا۔ اگر تم چاہو تو ابھی دعا کروں اس نے کہا دعا کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا تم اچھی طرح وضو کرو۔ دو رکعت نماز پڑھو۔ اس کے بعد یہ دعا کرو" اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور محمد نبی رحمت ﷺ کے وسیلہ سے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں اے محمد! (صلے اللہ علیک وسلم) میں آپ کے وسیلہ سے اس حاجت میں اپنے رب کی طرف متوجہ ہوا ہوں تا کہ میری یہ حاجت پوری ہو۔ اے اللہ! نبی (ﷺ) کی شفاعت میرے لیے قبول فرما۔ حضرت عثمان بن حنیفؓ نے کہا بخدا ابھی ہم اس مجلس سے اٹھے ہی نہ تھے اور نہ ابھی سلسلہ گفتگو دراز ہوا تھا کہ وہ نابینا شخص اس حال میں داخل ہوا کہ اس کی آنکھ میں کوئی تکلیف نہیں تھی۔ (شرح صحیح مسلم:7/63-64)

اس لیے دعا آپ (ﷺ) کے توسل سے دعا مانگنا جائز ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اور رسول پاک (ﷺ) کے کسی پیارے کے وسیلہ سے دعا کرنا بھی جائز ہے۔ اور قرآن وسنت سے ثابت ہے۔ جس نے کوئی نیک کام کیا ہے وہ بھی مصیبت کے وقت اللہ تعالیٰ سے کہے یا اللہ اس نیک کام کے وسیلہ سے میری پریشانی دور کر دے اللہ تعالیٰ اس کی پریشانی دور کر دے گا۔

سوال: جس آدمی کی داڑھی سنت مطہرہ کے مطابق نہ ہو۔ کیا وہ مؤذن اور امام ہو سکتا ہے؟

جواب: جس آدمی کی داڑھی حضور نبی کریم (ﷺ) کے مطابق نہ ہو یعنی کم از کم مٹھی بھر نہ ہو وہ فاسق ہے۔ (یعنی سخت گناہ گار ہے)۔ (فتاویٰ رضویہ)

اور فاسق کی اذان مکروہ ہے۔ (بہارِ شریعت) اور فاسق کی امامت اور زیادہ مکروہ ہے۔ کہ اس کے پیچھے نماز پڑھنا گناہ ہے اور اگر ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھی تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

سوال: اگر کسی مسبوق نے امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھی، اس کے شامل ہونے سے پہلے یا بعد میں امام سے کوئی غلطی ہوئی، امام نے نماز کے آخر میں سجدہ سہو کیا، مسبوق نے بھی امام صاحب کے ساتھ سجدہ سہو کیا، امام کے سلام پھیرنے کے بعد جب مسبوق نے اپنی نماز پڑھنی شروع کی، مسبوق سے بھی کوئی غلطی ہوگئی، اب کیا مسبوق کو پھر دوبارہ سجدہ سہو کرنا چاہیے؟

جواب: امام کے سلام پھیرنے کے بعد اگر مسبوق سے کوئی غلطی ہوئی، جس سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے تو اسے دوبارہ سجدہ سہو کرنا ضروری ہے۔

سوال: چار رکعت والی فرض نماز کی آخری رکعت میں شامل ہوا، امام کے سلام پھیرنے کے بعد میں نے باقی تین رکعتیں کس طرح پڑھنی ہیں؟

جواب: امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھی، امام صاحب جب سلام پھیر لیں آپ کھڑے ہو کر پہلے ثناء پڑھیں پھر اعوذ باللہ، پھر بسم اللہ پڑھ کر سورت فاتحہ پڑھیں۔ پھر بسم اللہ پڑھ کر کوئی سورت پڑھیں۔ پھر رکوع اور سجدے کر کے التحیات عبدہٗ ورسولہٗ تک پڑھیں، پھر تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہو جائیں، اب سورہ فاتحہ پڑھیں پھر بسم اللہ پڑھ کر کوئی اور سورہ پڑھیں۔ اور

چوتھی رکعت میں صرف سورت فاتحہ پڑھیں۔اور پھر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر لیں۔

سوال: نمازِ مغرب میں امام صاحب کے ساتھ ایک رکعت پڑھی ہے۔امام صاحب کے سلام پھیرنے کے بعد باقی دو رکعت نماز پڑھنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: امام صاحب کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑے ہو جائیں، پہلی رکعت میں ثناء پھر اعوذ باللہ پھر بسم اللہ پڑھ کر سورت فاتحہ پڑھیں پھر کوئی اور سورت پڑھیں، ایک رکعت پڑھنے کے بعد التحیات پڑھیں، التحیات پڑھنے کے بعد کھڑے ہو جائیں، پھر تیسری رکعت میں بھی بسم اللہ پڑھ کر سورت فاتحہ پڑھیں پھر کوئی اور سورت پڑھیں، پھر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلا م پھیر لیں۔رمضان شریف میں اگر کوئی وتر نماز میں ایک رکعت پڑھنے کے بعد شامل ہوا تو اسے بھی اسی طریقے کے ساتھ وتر نماز پڑھنی چاہیے۔

سوال: اگر جماعت کھڑی ہو جاتی ہے، دائیں بائیں یا آگے فاصلہ رہ جاتا ہے، کیا دورانِ نماز دائیں بائیں یا آگے جا سکتے ہیں؟

جواب: رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا: جو صف پوری کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دے گا۔دوران نماز آپ کے آگے جو صف ہے اگر اس میں جگہ ہے تو آپ آگے جا سکتے ہیں۔دائیں بائیں یعنی جس طرف امام صاحب ہوں اس طرف جا سکتے ہیں، صرف ایک صف کی مقدار جا سکتے ہیں اس سے زیادہ نہیں ۔رمضان شریف میں عموماً بچے اگلی صف سے چلے جاتے ہیں یا اگر کسی کا وضو ٹوٹ گیا اور اگلی صف سے وہ باہر نکل گیا تو آپ دورانِ نماز اگلی صف میں جا سکتے ہیں۔

سوال: اگر کسی اکیلے شخص نے مسجد میں فرض نماز پڑھ لی اور اس کے بعد اس نماز کی

اقامت ہوئی اور جماعت کھڑی ہوگئی اب کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اگراس وقت نماز پڑھ چکا ہے،تو اگر ظہر اور عشاء کی نماز کی اقامت ہوئی تو پھر حکم ہے کہ نفل نماز کی نیت کر کے جماعت میں شامل ہو جائے۔اور باقی تین نمازوں فجر،عصر اور مغرب کی نماز کی اقامت ہوئی تو باہر نکل جائے۔

سوال: بعض اوقات امام صاحب سجدہ میں ہوتے ہیں یا دوسری رکعت کے بعد التحیات پڑھ رہے ہیں اور بعض لوگ کھڑے رہتے ہیں کہ امام صاحب کھڑے ہوں گے تو جماعت میں شامل ہوں گے۔کیا اس طرح انتظار کرنا چاہیے؟

جواب: امام صاحب رکوع میں ہوں،سجدہ میں ہوں یا التحیات پڑھ رہے ہوں،انتظار نہیں کرنا چاہیے بلکہ نماز کی نیت کر کے جماعت میں شامل ہو جانا چاہیے۔

سوال: باجماعت فرض نماز ادا کرتے وقت اگر کسی مقتدی نے پہلے التحیات کے ساتھ درود شریف پڑھ لیا کیا اسے سجدہ سہو کرنا چاہیے؟

جواب: باجماعت فرض نماز ادا کرتے وقت اگر کسی مقتدی نے پہلے التحیات کے ساتھ درود شریف پڑھ لیا تو سجدہ سہو نہیں کیونکہ مقتدی کے سہو سے سجدہ سہو لازم نہیں آتا۔

سوال: امام صاحب کے پیچھے باجماعت نماز ادا کرتے وقت رکوع میں یا سجدہ میں تین بار سے زیادہ تسبیح پڑھنے میں کوئی حرج تو نہیں؟

جواب: باجماعت نماز ادا کرتے وقت تین، پانچ یا سات بار بھی تسبیح پڑھیں گے تو اس میں کوئی حرج نہیں،امام صاحب جب تک رکوع اور سجدہ میں ہیں تب تک تسبیح پڑھتے رہیں،اور جب تک امام صاحب آخری التحیات میں ہیں تب تک آپ التحیات اور درود شریف کے بعد قرآن اور حدیث میں جو دعائیں ہیں وہ پڑھتے رہیں۔

سوال: مسبوق نے امام صاحب کے ساتھ غلطی سے سلام پھیر دیا، کیا اسے آخر میں سجدہ سہو کرنا ہوگا؟

جواب: مسبوق نے اگر امام کے بالکل ساتھ ساتھ سلام پھیرا تو پھر سجدہ سہو کرنے کی ضرورت نہیں لیکن اگر ذرا بھی امام کے بعد سلام پھیرا تو سجدہ سہو کرنا ہوگا۔

سوال: جب امام صاحب تکبیرِ اولیٰ کہتے ہیں، تو بعض لوگ امام صاحب سے پہلے ہی تکبیرِ اولیٰ کہہ لیتے ہیں، ان کے بارے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کسی نے اللہ کا لفظ امام کے بعد کہا اور اکبر کا لفظ امام سے پہے مکمل کر کے نیت باندھ لی تو اسے چاہیے کہ نماز توڑ کر دوبارہ نیت کرے۔

سوال: امام نے فجر اور ظہر کے فرضوں سے پہلے جو سنتیں نہیں پڑھیں اور جماعت کا وقت بھی ہو گیا ہے۔ کیا امام کو پہلے فجر یا نماز ظہر کی سنتیں پڑھ کر جماعت کرانی چاہیے؟

جواب: اگر فجر اور ظہر کی جماعت میں اتنا وقت ہے کہ سنتیں اور فرض پڑھ لے گا تو جس نے امامت کرنی ہے اسے چاہیے کہ پہلے فجر اور ظہر کی سنتیں پڑھے پھر فرض جماعت کی امامت کرے۔ فجر اور ظہر کی پہلی سنتیں نہ پڑھنا گناہ ہے اور اس کی امامت مکروہ ہے۔

سوال: بعض اوقات سورت فاتحہ کے ساتھ کوئی اور سورت ملانے میں دیر ہو جاتی ہے، اس میں کوئی حرج تو نہیں؟

جواب: اگر سورت فاتحہ کے ساتھ سورت ملانے میں ایک رکن یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کے برابر وقفہ ہو جائے تو سجدہ سہو کرنا ہوگا۔ اس لیے اگر قرأت کرتے ہوئے یا تشہد پڑھتے ہوئے یا اگلی رکعت شروع کرنے میں اتنی دیر خاموش رہا تو بھی سجدہ سہو لازم ہوگا۔

سوال: سورت فاتحہ پڑھنی بھول گیا سورت اخلاص یا اور کسی سورت کی ایک آیت یا

ساری سورت پڑھنے کے بعد یاد آیا کہ سورت فاتحہ نہیں پڑھی اب کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اب پہلے سورت فاتحہ پڑھ کر پھر کوئی سورت یا سورت اخلاص پڑھے اور آخر میں سجدہ سہو کرے۔

سوال: نماز پڑھنی شروع کی ،سورت فاتحہ پڑھنے کے بعد سورت ملانا بھول گیا اور رکوع میں یاد آیا، اب کیا کرنا چاہیے؟

جواب: رکوع سے واپس قیام کی طرف آئیں، پھر سورت پڑھیں، پھر دوبارہ رکوع کریں اور آخر میں سجدہ سہو کریں اور دوبارہ رکوع نہ کیا تو نماز نہ ہوگی۔

سوال: امام صاحب رکوع میں ہیں اور مقتدی نماز کی نیت کر کے رکوع میں شامل ہو گیا، کیا مقتدی کی یہ رکعت ادا ہو جائے گی؟

جواب: اگر کوئی رکوع میں شامل ہو گیا تو اس کی یہ رکعت ہوگئی۔

سوال: جو لوگ رکوع و سجود امام سے پہلے سر اٹھا لیتے ہیں۔ ان کے بارے کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا کرنا سخت گناہ ہے۔ صحیح بخاری میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی ڈرتا نہیں جب وہ اپنا سر امام سے پہلے اٹھا لیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کا سر بنا دے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں۔ رکوع و سجود، قیام اور سلام پھیرنے میں مجھ سے پہل نہ کرو۔ (صحیح بخاری)

سوال: بعض لوگ رکوع کرنے کے بعد سجدہ میں جاتے ہیں تو پہلے ہاتھ زمین پر رکھتے ہیں پھر گھٹنے زمین پر رکھتے ہیں، ان کے بارے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کسی کو کسی قسم کا عذر ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں، اگر کسی کو کوئی تکلیف نہیں ہے تو اس طرح سجدہ میں جانے کا طریقہ غلط ہے، سنت طریقہ یہ ہے کہ پہلے گھٹنے، پھر ہاتھ پھر ناک اور پھر پیشانی زمین پر لگائے۔

سوال: میں نے دوران نماز رکوع نہیں کیا اور سیدھا سجدے میں چلا گیا، اب کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اگر آپ قیام سے سیدھے سجدے میں چلے گئے ہیں تو واپس آئیں، رکوع کریں اور آخر میں سجدہ سہو کریں۔ اگر آپ رکوع نہیں کرتے تو سجدہ سہو کرنے سے بھی نماز نہیں ہوگی۔ کیونکہ رکوع فرض ہے۔

سوال: نماز میں قیام کے علاوہ رکوع وسجدہ یا التحیات میں قرآن مجید پڑھنے میں کوئی حرج تو نہیں؟

جواب: حضرت ابنِ عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ مجھے رکوع اور سجدہ کی حالت میں قرآن پاک پڑھنے سے منع کیا گیا، رہا رکوع تو اس میں **سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم** کہو اور سجدہ میں خوب کوشش سے دعا مانگو امید ہے تمہاری دعا قبول ہوگی۔ (شرح صحیح مسلم: جلد 1: صفحہ 1271)

قیام کے علاوہ نماز میں رکوع وسجدہ یا التحیات میں قرآن مجید کی ایک آیت بھی پڑھی تو سجدہ سہو کرنا ضروری ہے۔ لیکن اگر کوئی رکوع وسجدہ یا التحیات میں قرآن و حدیث کی دعا کی نیت سے دعائیں پڑھے گا تو کوئی حرج نہیں۔

(بہار شریعت جلد: 1 باب 3: صفحہ 51)

مسئلہ: ذکرِ الٰہی پر مشتمل قرآنی الفاظ یا آیات سجود میں پڑھنا جائز ہے۔ اسی طرح دعا کے معنی پر مشتمل قرآن حکیم دعا کی نیت سے پڑھنا جائز ہے لیکن دعائیہ کلمات سجدہ میں پڑھنا بہتر ہے بہ نسبت رکوع کے کیونکہ رکوع میں تسبیح و ذکر ہی افضل ہے۔ رکوع و سجود میں تلاوت یعنی قراٗۃ کی نیت سے قرآن پڑھنا منع ہے' ذکر و دعا کی غرض سے منع نہیں' اسی طرح التحیات میں بھی قرآن مجید کی تلاوت منع ہے' بھول کر بھی قرآن مجید پڑھنے سے سجدہ سہو لازم آتا ہے۔

سوال: اگر کسی نے رکوع میں **سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم** کی جگہ **سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی**

پڑھ لیا تو سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَ عْلٰی کی جگہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم پڑھ لیا یا رکوع سے اٹھتے وقت سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَہ کی جگہ اَللّٰهُ اَکْبَر کہہ دیا اس میں کوئی حرج تو نہیں؟

جواب: اگر کسی نے بھول کر رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کی جگہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَ عْلٰی پڑھ لیا تو سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَ عْلٰی کی جگہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم پڑھ لیا یا رکوع سے اٹھتے وقت سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَہ کی جگہ اَللّٰهُ اَکْبَر کہہ دیا اس طرح نماز ہو جائے گی سجدہ سہو کرنے کی ضرورت نہیں، لیکن جان بوجھ کر ایسا کرنا صحیح نہیں ہے۔

سوال: امام صاحب رکوع میں ہوتے ہیں، بعض لوگ دوڑ کر رکوع میں شامل ہوتے ہیں اس میں کوئی حرج تو نہیں؟

جواب: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب نماز کھڑی ہو تو اس کی طرف دوڑتے ہوئے نہ آؤ سکون سے چلتے ہوئے آؤ پس جو پاؤ (یعنی جو رکعتیں مل جائیں) اسے پڑھو جو رہ جائے اسے پورا کر لو (جو رکعتیں رہ جائیں انہیں پڑھ لو)۔ بعض لوگ جب دیکھتے ہیں کہ امام صاحب رکوع میں ہیں تو وہ دوڑ کر تکبیر اولیٰ بھی کھڑے ہو کر نہیں کہتے بلکہ رکوع کی طرف جھکتے ہوئے رکوع میں شامل ہوتے ہیں کہ کہیں ہمیں یہ رکعت بعد میں نہ پڑھنی پڑے اور یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ نماز بھی پڑھ رہے ہیں اور ساتھ ساتھ قمیض کے بٹن بھی بند کر رہے ہیں جو عمل کثیر ہے۔ اور عمل کثیر کے ساتھ نماز فاسد ہو جاتی ہے لہٰذا جو لوگ دوڑ کر اس طرح جماعت میں شامل ہوتے ہیں ان کا یہ طریقہ غلط ہے۔

مسئلہ: تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کھڑے ہو کر کہنا فرض ہے۔ اگر تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں چلا گیا تو اس طرح نماز نہیں ہو گی۔

سوال: بعض لوگ سجدہ میں بازو بچھا لیتے ہیں،(یعنی بازو کہنیوں تک زمین پر لگا لیتے ہیں)، یا پھر دورانِ سجدہ بازو پھیلا دیتے ہیں، کیا یہ طریقہ درست ہے؟

جواب: مرد کے لیے سجدہ میں سنت یہ ہے کہ بازو کروٹوں سے جدا ہوں (یعنی بازو بغل سے علیحدہ ہوں) مگر جب صف میں باجماعت نماز پڑھ رہا ہو تو بازو کروٹوں سے علیحدہ نہ رکھے (عالمگیری درمختار) اور پیٹ رانوں سے اور بازو زمین پر نہ بچھائے (یعنی صرف ہاتھ زمین پر لگائے اور کہنیوں کو اٹھا کر رکھے)۔
حدیث میں ہے جس کو صحیح مسلم میں براء بن عازبؓ سے روایت کیا ہے کہ حضور رحمت ہر عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جب تو سجدہ کرے تو ہتھیلی کو زمین پر رکھ دے اور کہنیاں اٹھا لے، ابوداؤد نے ام المؤمنین حضرت میمونہؓ سے روایت کی ہے کہ جب آپ ﷺ سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھ کروٹوں سے دور رکھتے یہاں تک کہ ہاتھوں کے نیچے سے بکری کا بچہ گزرنا چاہتا تو گزر جاتا اور مسلم کی روایت بھی اسی کے مثل ہے، دوسری روایت بخاری و مسلم کی عبداللہ بن مالک ابن بحینہ سے یوں ہے کہ ہاتھوں کو کشادہ رکھتے یہاں تک کہ بغل مبارک کی سفیدی ظاہر ہوتی۔ اس لیے مردوں کو سجدہ کے دوران دونوں ہاتھوں اور بازوؤں کو دور رکھنا چاہیے لیکن باجماعت نماز پڑھتے وقت بازوؤں کو نہ پھیلائیں تاکہ ساتھ والے نمازیوں کو تکلیف نہ ہو۔ (بہار شریعت ج1: ب3: ص45)

سوال: اگر کسی نے دو سجدے کی بجائے ایک سجدہ کیا اور کھڑا ہو گیا یا التحیات پڑھنا شروع کر دیا، اب کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اگر آپ کھڑے ہو گئے ہیں تو واپس آئیں اور سجدہ کریں، اگر آپ نے التحیات پڑھنا شروع کر دیا ہے پھر بھی آپ التحیات پڑھنا چھوڑ دیں اور سجدہ کریں اور آخر میں سجدہ سہو کریں، کیونکہ سجدہ فرض ہے، جب تک آپ فرض

ادا نہیں کریں گے اس وقت تک سجدہ سہو کرنے سے بھی نماز ادا نہیں ہو گی۔(مسئلہ) نماز میں اگر کوئی سجدہ رہ جائے تو دورانِ نماز بلکہ سلام پھیر لینے کے بعد بھی اگر ابھی تک نماز کے منافی کوئی دنیاوی باتیں یا کام نہ کیا ہو جونہی یاد آئے سجدے میں چلا جائے اور جہاں سے گیا ہے وہیں سے پھر نماز شروع کرے اور آخر میں سجدہ سہو کر لے۔

سوال: اگر کسی کی پیشانی میں زخم ہے، کیا وہ ناک پر سجدہ کر سکتا ہے؟

جواب: اگر کسی کی پیشانی میں زخم ہے اور ماتھا زمین پر نہیں لگا سکتا، تو اسے چاہیے کہ وہ ناک زمین پر خوب لگائے، اگر کسی نے اس طرح سجدہ کیا کہ نہ پیشانی زمین پر لگائی اور نہ ہی ناک زمین پر لگائی، تو اس طرح اس کا سجدہ نہ ہوگا اور اگر سجدہ نہ ہوگا تو نماز بھی نہیں ہوگی، اگر پیشانی پر اور ناک پر بھی زخم ہے تو پھر اشارے سے سجدہ کریں۔

سوال: اگر کسی نے کسی نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھنے سے پہلے یا سورۃ فاتحہ پڑھنے کے بعد التحیات بھول کر پڑھ لی تو کوئی حرج تو نہیں؟

جواب: اگر کسی نے سورہ فاتحہ سے پہلے التحیات پڑھا تو سجدہ سہو واجب نہیں۔لیکن اگر کسی نے سورۃ فاتحہ پڑھنے کے بعد التحیات پڑھا تو پھر سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔ہاں فرضوں کی تیسری چوتھی رکعت میں پڑھ لیا تو حرج نہیں۔نہ فاتحہ سے پہلے پڑھنے میں اور نہ بعد میں پڑھنے میں۔

سوال: امام صاحب پر سجدہ سہو واجب نہیں تھا، بھول کر سجدہ سہو کر لیا اس میں کوئی حرج تو نہیں ہے؟

جواب: اگر کسی امام پر سجدہ سہو واجب نہیں تھا لیکن بھول کر امام صاحب نے سجدہ سہو کیا تو جو مسبوق ہیں (یعنی امام کے ایک رکعت یا دو رکعت پڑھنے کے بعد جماعت میں شامل ہوئے یا سجدہ سہو میں شامل ہوئے ان کی نماز نہیں ہوگی لہٰذا

امام کو سلام پھیرنے کے بعد اعلان کرنا چاہیے کہ جو لوگ ایک رکعت یا دو رکعت پڑھنے کے بعد جماعت میں شامل ہوئے یا سجدہ سہو میں جو شامل ہوئے وہ دوبارہ اپنی نماز پڑھ لیں)۔

سوال: سجدہ سہو کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: آخر میں التحیات، چاہے تو درود شریف بھی پڑھ لے اس کے بعد دائیں طرف سلام پھیریں، سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کریں، پھر التحیات اور درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دیں۔

سوال: بعض لوگ پہلا سجدہ کرنے کے بعد جلسہ میں یا التحیات پڑھتے وقت دائیں پاؤں کی انگلیاں پیچھے کیطرف کر لیتے ہیں یا پھر دونوں پاؤں کی انگلیاں پیچھے کی طرف کر کے بیٹھتے ہیں، اس میں کوئی حرج تو نہیں؟

جواب: اگر کسی کو پاؤں کی تکلیف ہے یا ٹانگوں میں تکلیف ہے تو پھر تو کوئی حرج نہیں، اگر کسی کو تکلیف نہیں تو اس طرح بیٹھنے کا طریقہ غلط ہے، صحیح طریقہ یہ ہے کہ بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھے اور دایاں پاؤں کھڑا کر کے اس کی انگلیوں کا پیٹ زمین پر لگائے، اس طرح بیٹھنا سنت ہے۔

سوال: امام صاحب نے نمازِ ظہر، عصر، مغرب یا عشاء میں دو رکعتیں پڑھنے کے بعد التحیات پڑھنے کے لیے بیٹھنا تھا لیکن غلطی سے کھڑے ہو گئے، تو کیا مقتدی کو چاہیے کہ امام صاحب کو لقمہ دے؟

جواب: اگر امام صاحب تیسری رکعت کے لیے ابھی کھڑے ہونے لگے تو کسی نے لقمہ دے دیا تو اسمیں کوئی حرج نہیں بلکہ لقمہ دینا چاہیے۔ لیکن امام صاحب اگر تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہو گئے پھر اگر کسی مقتدی نے لقمہ دیا تو اس کی نماز فاسد ہو جائیگی۔ اگر امام صاحب مقتدی کے لقمہ دینے پر یا خود ہی التحیات پڑھنے کے لیے بیٹھ گئے تو حکم ہے فوراً کھڑا ہو جائے اور آخر میں سجدہ

سہو کرے اگر التحیات پڑھنا شروع کر دیا تو سب کی نماز فاسد ہو جائے گی اور یہ نماز دوبارہ پڑھنا ہوگی۔(بحوالہ بہارِ شریعت: جلد 1: باب 3: صفحہ 71)

سوال: اگر کوئی نماز پوری کرنے کے بعد التحیات پڑھ کر درود شریف پڑھنا شروع کرے، اگر التحیات یا درود شریف پڑھتے وقت اس کا وضو ٹوٹ جائے تو کیا اسے وضو کر کے پھر دوبارہ نماز پڑھنی چاہیے؟

جواب: سلام پھیرنے سے پہلے پہلے اگر اس کا وضو ٹوٹ جائے، تو پھر اسے دوبارہ وضو کر کے نماز پڑھنی چاہیے۔(بہارِ شریعت: ج 1: ب 3: ص 72)

سوال: امام صاحب دو رکعت پڑھنے کے بعد التحیات پڑھ رہے ہیں، بعد میں آنے والا نمازی نیت کر کے جماعت میں شامل ہو گیا اور التحیات پڑھنی شروع کر دی، امام صاحب التحیات پڑھ کر تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہو گئے، بعد میں آنے والے نمازی نے ابھی التحیات پوری نہیں پڑھی، کیا اسے بھی امام کے ساتھ کھڑے ہو جانا چاہیے۔ یا التحیات عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ تک پورا کرتے کھڑا ہونا چاہیے؟

جواب: بعد میں آنے والا نمازی اگر التحیات میں شریک ہو گیا تو اسے چاہیے کہ التحیات پوری پڑھ کر کھڑا ہو، کیونکہ التحیات پڑھنا واجب ہے، اگر کوئی آخری التحیات میں شریک ہوا تو اسے بھی چاہیے کہ امام صاحب کے سلام پھیرنے کے فوراً بعد کھڑا نہ ہو بلکہ عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ تک پوری پڑھ کر کھڑا ہو۔ اگر کوئی شروع میں جماعت میں شامل ہوا، اگر اس نے التحیات عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ تک نہیں پڑھا۔ امام صاحب نے سلام پھیر دیا، تو اسے حکم ہے کہ التحیات عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ تک پورا کر کے سلام پھیرے۔ اگر اس نے التحیات تو عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ تک پڑھ لیا لیکن درود شریف یا دعا نہیں پڑھی تو پھر اسے حکم ہے کہ وہ امام صاحب کے ساتھ سلام پھیر دے۔(عالمگیری: جلد 1

:صفحہ 309)

سوال: اگر کوئی ایک رکعت پڑھنے کے بعد التحیات میں بیٹھ گیا اور التحیات پڑھ لیا، اب کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اگر دو رکعت والی نماز میں ایک رکعت کے بعد التحیات پڑھ لیا۔ پھر ایک رکعت اور پڑھ کر التحیات پڑھ کر سجدہ سہو کرے پھر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دیں، اگر تین رکعت والی نماز میں ایک رکعت کے بعد التحیات پڑھ لیا پھر ایک رکعت اور پڑھ کر التحیات پڑھے پھر کھڑا ہو جائے پھر تیسری رکعت پڑھ کر التحیات پڑھ کر سجدہ سہو کرے پھر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے، اگر چار رکعت والی نماز میں ایک رکعت کے بعد التحیات پڑھ لیا پھر ایک رکعت اور پڑھ کر التحیات پڑھے پھر دو رکعتیں پڑھ کر التحیات پڑھ کر سجدہ سہو کرے پھر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے۔

مسئلہ: فرض، وتر یا سنت مؤکدہ میں اگر کھڑا ہو گیا تو پھر بیٹھنا نہیں چاہیے بلکہ نماز پوری پڑھنے کے بعد آخر میں سجدۂ سہو کر لے۔لیکن اگر تیسری رکعت میں کھڑے ہونے کے بعد پھر التحیات پڑھنے کے لیے بیٹھ گیا تو فوراً کھڑا ہو جائے اور آخر میں سجدہ سہو کرے تو نماز ہو جائے گی۔لیکن اگر التحیات پڑھنا شروع کر دیا تو پھر نماز فاسد ہو جائے گی نماز دوبارہ پڑھنی ضروری ہے۔

سوال: نماز میں آخری التحیات کے لیے بیٹھنا تھا غلطی سے کھڑا ہو گیا، اب کیا کرنا چاہیے؟

جواب: آخری رکعت پڑھنے کے بعد التحیات پڑھنے کے لیے بیٹھنا تھا، لیکن کھڑا ہو گیا، اس رکعت کا سجدہ کرنے سے پہلے واپس آ جائے، التحیات پڑھے پھر سجدہ سہو کرے اگر، اس نے اس زائد رکعت کا سجدہ کر لیا تو ایک رکعت اور

ساتھ ملا لے یہ نماز نفل ہو جائیگی۔اور فرض، وتر یا سنت مؤکدہ ہوتو وہ دوبارہ پڑھے۔لیکن اگر مغرب کی نماز ہو، چوتھی رکعت کا سجدہ کرلیا، پھراس کے ساتھ اور رکعت نہ ملائے کیونکہ یہ چار رکعتیں پوری ہوگئیں۔اس کے ساتھ پانچویں رکعت ملانے کی ضرورت نہیں۔ یہ چار رکعتیں نفل نماز ہوگئیں۔لہٰذا مغرب کی نماز دوبارہ پڑھیں یہ نماز اس لیے نہیں ہوگی کیونکہ نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد التحیات کے لیے جو بیٹھنا ہوتا ہے وہ فرض ہے اگر کوئی فرض چھوڑ دے گا تو نماز نہیں ہوگی،اس لیے اگر کوئی پانچویں رکعت کا سجدہ کرنے سے پہلے واپس آجاتا ہے تو پھر سجدۂ سہو کرنے سے اس کی نماز ہوجائے گی۔

سوال: نماز پوری کرنے کے بعد التحیات پڑھ لیا پھر غلطی سے کھڑے ہوگئے اب کیا کرنا چاہیے؟

جواب: آخری رکعت میں التحیات پڑھ لیا پھر غلطی سے کھڑا ہوگیا،اس رکعت کا سجدہ کرنے سے پہلے واپس آجائے، پھر سجدہ سہو کرے،اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کرلیا تو ایک رکعت اور ملا لے اور آخر میں سجدۂ سہو کرے تو یہ چار فرض ہو جائیں گے اور دو رکعت نفل نماز ہوجائے گی۔ یہ نماز اس لیے ہوگئی کہ نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد التحیات پڑھنے کے لیے جو بیٹھنا فرض تھا وہ پورا کرلیا۔اس لیے یہ نماز ہوجائے گی۔

اللھم صل وسلم وبارک وانعم واکرم علی شفیع الخلائق

سیدنا ومولانا محمد وعلی آلہ واصحابہ

وعلینا معھم اجمعین

برحمتک یاارحم الراحمین